خلیل خاں فاختہ
میر باقر علی داستانگو دہلوی
سنگ میل پبلی کیشنز۔ دہلی

www.taemeernews.com

خلیل خاں فاختہ

مصنف

میر باقر علی داستان گو، دہلوی

مرتب

سید ضمیر حسن دہلوی

www.taemeernews.com

"یکے از مطبوعاتِ ادارۂ ادبیاتِ دلّی"

ارا کین

سیّد ضمیر حسن دہلوی — نگراں
شمیم احمد ایم۔ اے — سکریٹری
انتظار عباس رضوی ایم۔ اے
ذکیہ نگار ایم۔ اے
ملکہ بیگم قزلباش ایم۔ اے

ادارے کی دوسری کتابیں

۱۔ دلّی سے دلّی تک — از سیّد ضمیر حسن دہلوی
۲۔ فسانۂ عجائب کا تنقیدی مطالعہ — از سیّد ضمیر حسن دہلوی
۳۔ مرحوم دلّی کی ایک جھلک — از شمیم احمد ایم۔ اے
۴۔ دلّی کا دبستانِ نثر (زیرِ طبع) — از سیّد ضمیر حسن دہلوی
۵۔ مکاتیبِ احمد سعیدؒ (زیرِ ترتیب) — از سیّد ضمیر حسن دہلوی

ملنے کا پتہ

سنگِ میل پبلی کیشنز کوچہ رحمان۔ دھلی ۶

www.taemeernews.com

جملہ حقوق محفوظ

باہتمام سید صغیر حسن طبع ہوئی

دلّی والوں کے نام

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کئے

(غالب)

سنگِ میل پبلی کیشنز
کوچہ رحمان [illegible]ندنی چوک ۔ دہلی ۶

قیمت ایک روپیہ [illegible] پیسے

جنوری ۱۹۶۶ء

دلی پرنٹنگ ورکس دہلی

www.taemeernews.com

مقدمہ

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب دلّی ہندوستان کا دل تھی۔ قلعہ برباد ہوچکا تھا لیکن شاہجہانی دہلی کے یادگارِ زمانہ لوگ اس کے سہاگ کی داستان اور آپ بیتیاں گھر گھر سناتے نظر آتے تھے۔ اُن کی کہن تو یہ تھی کہ دلّی اُسی وقت اجڑ گئی تھی جب بادشاہت ختم ہوئی مگر میں کہتا ہوں کہ دلّی والوں نے غدر کے بعد بھی ایک زمانے تک اس کے وقار اور عظمت میں کسی طرح کمی نہ آنے دی۔ یہ تو اب سے دور ۱۹۴۷ء کا ہنگامہ تھا جس نے دلّی کو ننگا بوچا کر کے اس کی رہی سہی ساکھ بھی مٹی میں ملا دی۔ آج دلّی کی آبادی پہلے سے آٹھ گنی ہے مگر اہلِ ہنر تلاش کیجیے تو بس اللہ کا نام ہے۔

ہوا آباد عالم اہلِ ہمّت کے نہ ہونے سے
بھرے ہیں جسقدر جام و سبو میخانہ خالی ہے

www.taemeernews.com

تیس پینتیس سال اُدھر کی بات ہے کہ دلّی میں زندگی کے آثار تھے۔ یہاں ہر ہر فن کا صاحبِ کمال موجود تھا۔ ادب، زبان اور صنعت و حرفت سے قطع نظر تفریحی مشاغل بھی جوں کے توں قائم تھے۔ مرغ بازی، بٹیر بازی، پتنگ بازی، پیراکی، پہلوانی غرض ہر فن میں طاق اور یگانۂ روزگار ہستیاں دیکھنے کو مل جاتی تھیں۔ پھکیت اور بنوٹیے ایسے کہ رومال میں پیسہ باندھ کر کنپٹی پہ ضرب جو لگائیں تو پیل پیکر حریف چٹکی تک نہ کھائیں۔ تیراکی کا یہ حال تھا کہ بالشت ڈیڑھ بالشت گہرے پانی میں تیر کر دکھایا۔ کھڑی لگائی تو گھٹنوں سے اوپر کا جسم تر نہ ہونے دیا پانی میں مسند جمائی تو ایسی جیسے قالین پر آلتی پالتی مارے بیٹھے ہوں۔ پتنگ بازی اور کبوتر بازی میں مرزا چپاتی کا نام بھلا کون نہیں جانتا۔ غرض یہ کہ جن باتوں سے دلّی دلّی کہلاتی تھی وہ اب سے کچھ برس پہلے بھی یہاں موجود تھیں۔ خواہ لنگوٹی میں پھاگ کھیلیں مگر دلّی والے باپ دادا کی رسموں کو لشتم پشتم نباہے جاتے تھے۔ پھر بیٹھے بٹھائے ناگہانی آفت جو آئی تو نہ دلّی رہی نہ دلّی والے آسمان بیری نے خدا جانے کب کا بغض نکالا کہ دلّی کے چاہنے والوں کو دلّی سے ہمیشہ کے لئے جُدا کر دیا۔

صبح تک وہ بھی نہ چھوڑی تو نے اے بادِ صبا
یادگارِ رونقِ محفل تھی پروانے کی خاک

میر باقر علی داستان گو بھی دلّی کی یادگار ہستیوں میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اپنے فن کو ایسی ترقی دی کہ بڑے بڑوں کو چیں بلوا دیا۔ داستان گوئی بس انہی پر ختم ہے وہ کیا مرے گویا داستان کا فن ہی مر گیا۔ اور سچ پوچھو تو اُن کے بعد طرزِ معاشرت نے بھی ایسا پلٹا کھایا کہ

www.taemeernews.com

قصّے کہانیوں کے لئے زندگی میں گنجائش ہی نہ رہی۔ نئی نسل پر تو کچھ ایسی تباہی پڑی کہ اسے اگلے وقتوں کو یاد کر کے آنسو بہانے کی بھی مہلت نہ ملی۔ اب خدا خدا کر کے ہوش آیا ہے تو جو ایسے سر پھرے دبی ہوئی چنگاریاں نکال نکال کر پھونکیں مارتے ہیں خدا کرے یہ تودے اٹھیں پھر دیکھئے ہمارے مردہ قالب میں حرارت آجائے گی۔ اور اگر میرے منہ میں خاک اللہ کو یہی منظور ہے کہ ہم لوگ فن سے عاری اور بے ہنرے ہی مر جائیں تو کم از کم اس بہانے بزرگوں کی فاتحہ کا حق ہی ادا ہو جائے گا۔

میر باقر علی داستان گو ۱۸۵۰ء میں دلّی میں پیدا ہوئے اور ۱۹۲۸ء میں ان کا انتقال ہوا۔ میر صاحب کے بزرگ ایران سے ہندوستان تشریف لائے تھے۔ ان کے والد میر حسین علی اور نانا میر امیر علی شاہی ملازم تھے۔ والد کا سایہ بچپن ہی میں سر سے اٹھ گیا تھا اس لئے انہوں نے اپنے نانا کے ہاں پرورش پائی جو ترکمان دروازے پر رہا کرتے تھے میر باقر علی نے داستان گوئی کا فن اپنے ماموں میر کاظم علی سے سیکھا جو اُس وقت نظام حیدرآباد کے ہاں داستانگو تھے۔ ماموں بھانجے کا رشتہ، استاد لاولد شاگرد ہونہار اور بقائے فن کا شوق، انہوں نے خوب سکھایا اور انہوں نے خوب سیکھا۔ داستان کیا کہتے تھے چلتی پھرتی تصویریں پیش کرتے تھے بلکہ یوں کہئے کہ خود تصویر بن جاتے تھے۔ میدان جنگ کا نقشہ کھینچتے تو معلوم ہوتا کہ رستم و اسفندیار کی کشتی دیکھ کر ابھی آئے ہیں، بزم عیش کا سماں باندھتے تو فضا میں مستانہ رنگ نظر آنے لگتا اس پر حافظہ اس بلا کا کہ دفتر کے دفتر نوکِ زبان تھے۔ کھانوں کا ذکر آیا تو الوانِ نعمت کی فہرست کھولدی لباس کا ذکر آیا

www.taemeernews.com

تو کیا مجال کہ کوئی لباس بیان سے رہ جائے۔ گہنوں پاتوں کے نہ صرف نام یاد بلکہ ایک ایک کی وضع قطع سے پوری طرح واقف جو بیچ میں کسی نے ٹوک دیا تو علم کے دریا بہنے لگے۔ بیان کی روانی ایسی تھی کہ داستان شروع کر کے بس خاتمے پر ہی دم لیتے تھے۔

دھان پان سے آدمی تھے لیکن داستان کہتے وقت اگر کسی بادشاہ کا ذکر آجاتا تو سننے والوں کو یہ گمان ہوتا کہ وہ ایک قہار بادشاہ کے سامنے کھڑے ہیں۔ کبھی کسی معمر عورت کی بولی بولتے تو شریف بڑھیوں کی گفتگو کا انداز اختیار کر لیتے اور دانت ہوتے ساتے بے دانتوں کے بن جاتے تھے۔ علم کا اس قدر ذوق تھا کہ بڑھاپے میں بھی فتحپوری اور طبیہ کالج کے طلبار کے ساتھ بیٹھ کر اساتذہ کے لیکچر سنا کرتے تھے۔ اسی علمی تبحّر نے ان کی کچھ داستانوں میں، جو آخری عمر میں لکھی گئی ہیں، بے نمکی سی پیدا کر دی ہے۔ یہ داستانیں داستانوں سے زیادہ علم و ہنر کا انسائیکلو پیڈیا بن کے رہ گئی ہیں۔ اہل علم اور بڑے بڑے راجہ نواب انہیں یاد فرمایا کرتے تھے خصوصاً نظام حیدرآباد اور رام پور لوہارو، دوجانہ، مالیر کوٹلہ، پٹیالہ، کشمیر وغیرہ کے والیانِ ریاست نے میر صاحب کے فن کی بڑی قدر و منزلت کی اور انہیں ہمیشہ سر آنکھوں پر بٹھایا۔

میر باقر علی بڑے سادہ لوح اور سادہ مزاج آدمی تھے، رنگت گوری، درمیانہ قد، چھریرا بدن، کتابی چہرہ، خشخشی ڈاڑھی یہ ان کا حلیہ تھا۔ پتلی موری کا پاجامہ، ململ کا کرتا، انگرکھا، کلا بتون کی گول ٹوپی اور لال نری کی جوتی پہنا کرتے تھے۔

www.taemeernews.com

آخر عمر میں بھوجلہ پہاڑی پر سیدوں کی گلی میں آن رہے تھے جہاں آخر دم تک داستان گوئی کا سلسلہ جاری رہا ہفتہ کی رات کو سننے والے دور دور سے آتے رہو آنے طاق میں رکھ ایک کونے میں باادب جا بیٹھتے اور رات کے پچھلے پہر تک سانس روکے ان کی جادو بیانی سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ جو جس طرح بیٹھتا تھا گویا پتھر کا ہو جاتا تھا۔

میر باقر علی داستانگو، پان، چائے اور حقے کے بڑے شوقین تھے۔ انہوں نے چھالیہ کاٹنے میں غیر معمولی مہارت حاصل کی اور اواخر عمر میں جب داستان گوئی داستانِ پارینہ ہو چکی تو اسی فن کو گذر اوقات کا ذریعہ بھی بنا لیا۔ انہیں مشرقی تمدن اور خصوصاً دہلوی تہذیب سے عشق تھا مغربی اثر کے تحت جب لوگوں نے پان کھانا بھلا دیا اور اسکی بے توقیری کرنے لگے تو میر صاحب نے گھر گھر جا کر چھالیہ بیچنے کے بہانے آدابِ پان نوشی سکھلانے شروع کئے۔ اللہ بخشے کہا کرتے تھے کہ ہمارے بڑوں نے جانوروں کی طرح پیٹ بھرنے کے لیے پان نہیں کھلائے اور نہ کبھی اسے تعیش کی چیز سمجھا۔ پان کے سینکڑوں فوائد ہیں مگر ضروری ہے کہ انسان اسکے لوازم سے بھی واقف ہو۔ جو لوگ جانوروں کی طرح بکر بکر پان چباتے ہیں ان بے تمیزوں نے ہی ہماری معاشرت میں کیڑے ڈلوائے ہیں۔

میر صاحب ایک بے مثل فنکار تھے مگر فنکارانہ نخوت انہیں نام کو نہ تھی البتہ وہ بڑے خوددار اور غیور انسان تھے۔ انہوں نے بڑے بڑے رؤسا، اور نوابین کے درباروں میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا انعام و اکرام پائے لیکن کسی کی مصاحبت قبول نہ کی۔ ریاست پٹیالہ میں جب انہیں از راہِ قدر و منزلت بلایا گیا اور یہ فرمائش کی گئی کہ وہ صافہ باندھکر دربار میں تشریف لائیں تو انہوں نے یہ کہکر انکار کر دیا کہ جو شخص میرے لباس کو پسند نہیں کرتا وہ میرے فن کو کیا پسند کریگا آخر انہیں اپنے لباس میں آنیکی اجازت دیدی گئی۔ وہ

www.taemeernews.com

درباروں اور امیروں کی محفلوں کی نسبت بزمِ احباب میں بیٹھکر قصہ سنانے سے زیادہ خوش ہوتے تھے۔ وضعداری، شگفتگی اور خلوص جو دلی والوں کی طبیعت کا خاصہ ہے انہیں بھی بدرجۂ اتم پایا جاتا تھا۔

میر صاحب افیم کے عادی تھے اور بغیر نشہ گھٹے داستان نہیں کہہ سکتے تھے البتہ انکی طبیعت میں افیمیوں کی سی کثافت بالکل نہ تھی وہ بہت صفائی پسند تھے اور اس عیب کو اپنے اطوار سے کھلنے نہ دیتے تھے گوکہ انہوں نے افیم نوشی کو عیب کبھی نہیں جانا فرمایا کرتے تھے کہ سطحی نظر والے جانتے ہی نہیں کہ افیم کیا ہے وہ صرف اتنا جانتے ہیں کہ دیکھنے میں کالی اور مزے میں کڑوی ایک شے ہے جسے اہل نظر نے مکروہ کہہ دیا ہے۔ انہیں کیا پتہ کہ اس کے چوگے میں ایک زبردست فلسفہ۔ ایک اعلیٰ مذہب بند ہے۔ مردانِ خدا سے پوچھو اس کا باطن کیسا لالوں کا لال ہے۔ جہاں اسے گھسنا شروع کیا اور درستیٔ اخلاق و تزکیۂ نفس کی بنیاد پڑی۔ سرکش سے سرکش اور ظالم سے ظالم انسان بھی اسے پیتے ہی رحم کا پتلا اور خداترس بن جاتا ہے اس کے اثر سے بڑے بڑے مغرور اور خود پسند سرنگوں ہو گئے ہیں ہزاروں سورما اسکی بدولت میدانوں سے زندہ آگئے سینکڑوں پیراک پانی میں ڈوبنے سے بچ گئے اسکے صدقے میں بیسیوں صفتیں پیدا ہو جاتی ہیں آواز میں وہ شیرینی کہ مکھیاں ہونٹ چاٹیں خیال آفرینیاں اس بلا کی کہ بوستانِ خیال کو مات کر دیں۔ زبانی بہادری کے یہ ٹھاٹھ کہ رستم کی گور بھی تھرا جائے اور منکسر مزاجی یہاں تک کہ اگر ایک لونڈا جھانپڑ مارے تو سرِ مقدس زمین کے بوسے لے کر بھی اونچا نہ ہو۔ زبان سے سوائے منمناہٹ کے کیا مقدور ہے کہ کوئی لفظ تو اخلاق سے گرا ہوا نکل جائے، تواضع کا یہ حال کہ ایک گنڈیری کے جب تک چار ٹکڑے کرکے بھائیوں کو نہ کھلالیں چین نہ آئے" افیم کی شان میں یہ قصیدہ ایک طرف ان کی افیم نوشی کا جواز پیش کرتا ہے تو دوسری طرف اُن کے قدرتِ بیان کی ایک بہترین مثال ہے۔

میر صاحب نے اَن گِنت داستانیں کہیں لیکن کُل سترہ داستانیں تحریری شکل میں بطور یادگار چھوڑی ہیں۔ ان داستانوں کے نام

www.taemeernews.com

علی الترتیب یہ ہیں۔
۱۔ خلیل خاں فاختہ ۲۔ بہادر شاہ کا مولابخش ہاتھی۔
۳۔ گاڑھے خاں کا دکھڑا ۴۔ گاڑھے خاں نے ململ جان کو طلاق دے دی ۵۔ باتوں کی باتیں۔ ۶۔ کام کی باتیں۔ ۷۔ کانا باتی
۸۔ فقیر کی جھولی ۹۔ اہل محلہ اور نا اہل پڑوس ۱۰۔ استانی۔
۱۱۔ آداب واخلاق ۱۲۔ آقا و نوکر ۱۳۔ طلسم ہوش افزا۔
۱۴۔ الارا دھول ۱۵۔ چوری اور سینہ زوری ۱۶۔ شگون۔ ۱۷۔ خاتمہ

داستان

اسے بزرگوں کی بدقسمتی کہئے یا آجکل والوں کی محرومی کہ ہمارے ہاں اکثر باکمالوں کے نام، جن کے کارنامے آبِ زر سے لکھے جانے کے لائق ہیں گمنامی کی دبیز تہوں کے نیچے دبے پڑے ہیں میر باقر علی کا نام بزرگ حضرات اس حیثیت سے جانتے ہوں کہ اُن کے زمانے میں اِن کا طوطی بولتا تھا تو دوسری بات ہے۔ ورنہ چند مضامین بھی ایسے نہ ملیں گے جن میں ماضی کے اس عظیم فنکار کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا ہو۔ اگر کچھ لوگوں نے لکھا بھی ہے تو اتنا مختصر کہ میں سمجھتا ہوں وہ ان کی شان کے شایاں بھی نہیں ہے بہرکیف میں نے کوشش تو کی ہے کہ ان کے تعارف میں خست کا الزام میرے سر نہ آنے پائے مگر کیا کروں جتنا پڑھ سکا یا سُن سکا وہ سب کچھ جمع کر دیا ہے آگے خالی خُولی قلم چلے بھی تو کس کام کا۔ کوئی بات غلط سلط لکھی گئی تو نیکی برباد ہو گی اور گناہ لازم۔ للہٰذا اس مضمون کو یہیں ختم کرتا ہوں۔ آگے داستان ان کے قلم کی تحریر کردہ پیشِ خدمت ہے کہ اس کے بارے میں کچھ

www.taemeernews.com

کہنا مجھ ایسے بے لیاقت کے لئے مناسب نہیں۔ چھوٹا منہ اور بڑی بات ہوگی۔ آپ خود پڑھئے اور داد دیجئے۔

ہیچمداں

سید ضمیر حسن دہلوی
شعبۂ اُردو،
دلی کالج۔ دہلی۔

۷/ دسمبر ۱۹۶۸ء

www.taemeernews.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلیل خاں فاختہ

خلیل خاں پنشن خوار[1] عمر ۸۲ سال لمبا قد، گندمی رنگ کتابی نقشہ
چہرہ پر جھریاں، ناک کی نوک پر منقیٰ کے رنگ کا لیکن منقیٰ سے بڑا
جھریدار مسّہ، کسی قدر ہونٹ کی طرف جھکا گویا ہونٹوں سے دو دو باتیں
کرنا چاہتا ہے اور مسّہ کی نوک پر دو موٹے موٹے بال ایک سفید دوسرا
کالا بھورا، بلدار، نتھنے بڑھاپے کی وجہ سے اوپر کی طرف سکڑ گئے
ہیں تو ناک کے بانسہ پر لپٹی ہوئی گاڑھی گاڑھی رطوبت اور کالے
کالے چھے نظر آتے ہیں منہ میں صرف دو دانت ہیں سامنے کے
چار دانتوں میں سے ایک دانت نیچے کا اور اوپر کی طرف کی پچھلی جو
مسوڑے گلنے کی وجہ سے جڑ تک کھل گئی ہے اور میل سے زرد اور
سبز سیاہی لئے ہوئے دکھائی دیتی ہے داڑھی گھن دار ناف تک۔
آپ کو خضاب کا شوق ہے تو گرمیوں میں روز اور جاڑے میں جب

---

[1] پنشن خوار مثل رانڈ عورت کے ہے کہ صرف تنخواہ ہے اور بس ۱۲

www.taemeernews.com

دن گرم ہوتا ہے تو گاہے ماہے لگا لیتے ہیں۔ آج کل جدت پسند دنیا والوں نے مہندی اور نیل کا لگانا دقت سمجھا ہے اس وجہ سے خضاب میں لوگوں نے بہت ہاتھ رنگے اور خلیل خاں کی لمبی ڈاڑھی دیکھ کر مفت نمونے پیش کئے ہیں۔ یہ نہایت خسیس[۲] ہیں۔ مفت سمجھ کر وقتاً فوقتاً خضاب لگاتے ہیں تو آپ کی ڈاڑھی آسمان کے خطِ قوس قزح پر گنڈہ دار ہونے کی وجہ سے تلف کر رہی ہے اور گیدڑ اپنی گنڈہ دار دم کو مقابل نہ سمجھ کر دُم دبا کر بھاگتا ہے۔ خلیل خاں پان کھانے کے شوقین ہیں لیکن دانت نہ ہونے کی وجہ سے پان پن کُٹی میں کچل کر کثرت سے کھاتے ہیں تو پان کی پیک ہونٹوں اور باچھوں کی جھرّیوں سے بہہ کر جو ٹھوڑی اور ریش بچہ پر آتی اور گرم پیک کے بہنے کی جو سنسناہٹ ہوتی ہے تو آپ دونوں ہاتھوں کی ہتیلیوں سے پوچھ لیتے ہیں جس کی وجہ سے ہاتھوں کی انگلیاں اور دونوں ہتیلیاں اور چار انگل تک ڈاڑھی سرخ اور باقی طرح طرح کے تجربوں سے گنڈہ دار بیرنگی ہے آنکھیں اندر دھنس گئی ہیں بھویں جُھک آئی ہیں اور چند بال موٹے پیدا ہو کر پلکوں سے ہمچشمی کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ خلیل خاں نے ایک آنکھ

---

[۲] قلب سینہ کے بیچ میں کچھ بائیں طرف مائل چھٹی اور پانچویں پسلی کے درمیان سے شروع ہو کر بائیں چھاتی کی بٹنی سے ایک انچ کے فاصلہ پر ختم ہوتا ہے اور ہر آدمی کا دل اس کی مٹھی برابر ہوتا ہے جہاں قلب پر ڈاڑھی کا سایہ ہوا اور اندھیرے میں دل آیا اور اب ناظرین سمجھ لیں کہ کیا ہوا۔ اگر دل ہی ٹھیک ہوتا تو آپ اتنی کہ ڈاڑھی ایک مشت دو انگشت سے کیوں بڑھاتے۔

www.taemeernews.com

کے پانی کا قدرح کرایا ہے اس وجہ سے عینک ہر وقت لگی رہتی ہے۔
کمانی کا خم جو ناک پر چبھتا ہے تو آپ نے اس خم پر لال دھجی لپیٹ
لی ہے پرانی کمانی ڈھیلی ہوگئی ہے تو ڈورے سے اس کو باندھا ہے
اور ڈورے کی گرہ بالوں پر لگا لی ہے۔ جس سے ایک ڈورے کا پھندا
اور دوسرے ڈورے کا سرا سفید میلا بالوں پر نظر آتا ہے۔

آپ وضع کے پورے ہیں۔ دستی پگڑی باندھتے ہیں جوانی میں
بانکے تھے تو اب بھی پگڑی بھوں پر رہتی ہے۔ سر رعشہ کی وجہ سے حرکت کرتا
ہے تو کان کی لویں بھی حرکت کرتی ہیں، کمزور اتنے ہیں کہ پوست اور
استخوان کے سوا کچھ بھی باقی نہیں۔ دونوں کہنیاں جوانی کی بے ربطیوں سے
اتر گئی تھیں جوڑ کہنی کا نہایت پیچیدہ اور گھریندار ہے۔ اس وجہ سے
بیٹھا نہیں تو کہنیاں باہر نکلی ہوئیں ہیں۔ پہلے موٹے بہت تھے اس وجہ
سے جگہ جگہ کی کھال لٹکی ہوئی ہے۔ کمر میں اتنا خم ہے کہ جب راستہ
چلتے ہیں تو لکڑی اور زمین اور قد مل کر ایک مربع بن جاتا ہے۔ بیوی
کا پرسوں انتقال ہوگیا ہے اور کوئی اولاد بھی نہیں ہے۔ ایک روز
خلیل خاں بیچارے ضعف کے مارے گھٹنوں میں سر دیئے دونوں
ہاتھ پاؤں پر رکھے اونگ رہے ہیں کہ کریمن مشاطہ کسی کام کو آئی۔
خلیل خاں کا یہ حال دیکھ کر کریمن نے آواز سے کہا میاں آج کیسا مزاج
ہے جو حضور یوں سکڑے سمٹے لپٹے لپٹائے سر جھکائے بڈھوں کی سی
صورت بنائے بیٹھے ہیں میں آداب عرض کرتی ہوں۔

بڈھے کا لفظ سن کر خلیل خاں کو جذبہ آگیا سر اٹھا کر کڑک کر آواز
دی کہ بڑھیا تم۔ ہوگی زبان سے نہ نکلا اور ایسی شدت سے کھانسی اٹھی

www.taemeernews.com

کہ کھایا پیا سب نکل گیا۔ کریمن یہ دیکھکر گھبرائی پرانی توشک ان کے نیچے سے کھینچ کر نکالی۔ خلیل خاں میں اتنا دم کہاں تھا جو اُٹھتے۔ کیونکہ قے بدن کا زلزلہ ہے جب سانس قائم ہوا اور کریمن توشک دھوپ میں ڈال کر ہاتھ دھوکر خلیل خاں کے پاس آئی۔ خلیل خاں نے کہا آؤ کریمن بی بیٹھو۔ کریمن سلام کرکے بیٹھ گئی۔

خلیل خاں نے کریمن سے کہا کہ بی کریمن خدا کی شان ہے کہ تم ہمارے پڑوس میں رہو اور تم کو ہمارا اتنا خیال بھی نہیں جتنی اوڑدپر سفیدی کریمن نے چونک کر جواب دیا کہ واری جاؤں یہ کیا حضور نے فرمایا مجھے اور حضور کا خیال نہ ہوگا تو کیا کسی راہ چلتے کا ہوگا۔ میری تو جان بھی حضور کے کام آئے تو آنکھوں سکھ کلیجے ٹھنڈک۔ واہ واہ واہ۔ یہ خوب ارشاد ہوا۔

خلیل خاں نے کہا کہ بی کریمن تمہاری جان تم کو مبارک رہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ میرا سن ابھی اس قابل نہیں کہ بے بیوی کے زندگی بسر کرسکوں۔ ابھی ہاتھ پاؤں چلتے ہیں۔ طاقت بدن میں ہے حواس درست ہیں اور کسی قسم کی خرابی دماغ میں نہیں۔ گاڑی میں سوار ہوکر دو دوپہر ہوا خوری کرتا ہوں۔ سب طرح سے فضلِ الٰہی ہے۔ پھر کیا جو مجرد رہ کر شادی نہ کردوں۔

کریمن نے سر سے پاؤں تک بلائیں لے کر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کنپٹیوں پر چٹخائیں اور کہا کہ میاں کل کا دن بیچ پرسوں ہی تو جنتی مری ہیں۔ کئی دفعہ خیال آیا کہ میاں کی شادی جلدی ہوجائے تو اچھا ہے لیکن پھول، دسواں، بیسواں، چالیسواں نہیں ہوا ایسا نہ ہو کہ لوگ اعتراض کریں۔

خلیل خاں نے کہا کہ میں اعتراضوں کو نہ سمجھوں یا اپنی ضرورت کو، اگر

www.taemeernews.com

لوگ کہیں کہ میاں تمہارے منہ پر ناک بُری ہے تو کیا کٹوا ڈالوں ۔ واہ واہ واہ یہ تم نے خوب کہا ۔ ہاں میں تو اتنا چاہتا ہوں کہ لڑکی کمسن ہو خاندان اچھا لیکن صورت ایسی ہو کہ ہزار پانسو خوبصورتوں میں جواب نہ نکلے ۔ سلیقہ شعار ہو پڑھی لکھی عفیفہ، نیک طینت اور ہاں اس کا خیال رہے کہ سن پندرہ اور سولہ برس کے اندر ہو۔ کریمن نے یہ سن کر عرض کی کہ جناب یہ باتیں تو سب کی سب الف خاں رسالدار صاحب کی بیٹی میں ہیں اور جو کچھ جناب نے فرمایا اس سے بھی افضل ۔ خدا جھوٹ نہ بلائے ۔ عورتیں تو ہزاروں لاکھوں نظر سے گذری ہیں ۔ لیکن اس شان کی لڑکی میری نگاہ سے نہیں گذری ۔ میں تو کیا ہوں بوڑھی بوڑھی عورتیں یہی کہتی ہیں صورت دیکھو تو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے ۔ چندے آفتاب چندے مہتاب ، دسوں انگلیاں دسوں چراغ اور صورت کے ساتھ اخلاق ایسے کہ اس سے ایک دفعہ انسان ملے اور تمام عمر بھر اسے بھول جائے کیا ممکن اور اس سے دو دو باتیں کرلے تو پھر ایک لمحہ اس سے جدا ہونے کو جی نہ چاہے ۔ گورا رنگ لمبے لمبے بال نہایت چمکدار نرم اور باریک ۔ وہ اس کا سیدھا سر گوندھا ہوا اور ڈھیلی ڈھیلی چوٹی کھچڑی رواں گوری گردن ۔ بال جو چوٹی کے بلوں میں چھوٹے ہونے کی وجہ سے نہیں آئے ہیں پیاری پیاری گردن پر چھلوں کی صورت نظر آتے ہیں ۔ اس پر یہ طرہ کہ گلاب کی سی پتی کانوں کی لوؤں میں الماسی ایک ایک بندہ جس کا عکس بوجہ خوبیٔ حسن گردن میں نظر آتا ہے تو دیکھنے والوں کی گردنیں رعبِ حسن سے جھک جاتی ہیں ۔ پیشانی کشادہ باریک اور گھنی خمیدہ جھجڑ بھویں ۔ ستواں ناک ۔ پتلے پتلے گلابی ہونٹ ۔ دانت جیسے موتی کی سی لڑی ۔ صراحی دار گردن اور آنکھیں تو ایسی

www.taemeernews.com

ہیں کہ دیکھی ہی نہیں ۔ وہ عالم تب ۔

دوہا

ایلن ہلاہل مدھ بھرے سیت شیام رتنار
جیت مرت جھک جھک پرت جو چتوت اکبار
آبجیات ' زہر ' جوبن ' سفید ' کالے ' سُرخ
جلانے ' مارنے ' جھوم جھوم جائے ' ایک دفعہ دیکھنے سے

جس وقت بلا تصنع کسی طرف دیکھ لیتی ہے تو مردوں کا تو ذکر ہی کیا ہے ' عورتیں بیتاب ہو جاتی ہیں ۔ ابھی کوار پتے کی وجہ سے رنگا پیلا نہیں پہنتیں لیکن وہ سادگی کھائے جاتی ہے لاکھ لاکھ بناؤ دیتی ہے ۔

خلیل خاں نے کریمن سے کہا کہ بس بس میں ایسی ہی لڑکی کا مدت سے متلاشی تھا ۔ سو اللہ کا شکر ہے کام بن گیا دیکھنا بی کریمن اگر میری شادی یہاں ہو گئی تو پھر تم کو ایسا مالا مال کر دوں گا کہ دس آدمیوں سے حکومت کے ساتھ روٹی کھائے جاؤ ۔ اور عمر بھر تم کو ضرورت نہ ہو ۔ لیکن سنو شرط یہ ہے کہ اگر آج ہی دو پہر تک وداع ہو تو اچھا ورنہ کل پرسوں تک تو وداع کر ہی لائیں ۔ کریمن نے کہا کہ حضور وہ کیا کوئی بازار کا سودا ہے کہ گئے اور خرید لائے ۔ یہ منہ کا نوالہ تو نہیں کہ نگل گئے ۔ جناب یہ بیٹی بٹا رو کے کار ہیں ۔ اس میں بڑی جوتیاں ٹوٹتی ہیں ۔ برقعے پھٹتے ہیں ۔ خوشامد کرتے کرتے دانت گھس جاتے ہیں ۔ اور وہ تو اللہ رکھے امیر گھر کی لڑکی کنبہ قبیلے والی ۔ بڑے چاؤ چونچلوں سے اور منتوں مرادوں سے پلی ۔ تمام کنبہ ہاتوں چھاؤں رکھتا ہے ۔ وہ لوگ جب تک اپنے ارمان نہ نکالیں

www.taemeernews.com

گے۔ ہرگز وداع نہ کریں گے۔ خلیل خاں نے کہا اچھا ایک ہفتہ۔ کرمین بولی جناب الف خاں صاحب کا سیدھا کرنا کوئی کھیل تو نہیں یوں تو ظاہرا دیکھنے میں سیدھے ہیں لیکن اصل میں بڑے ٹیڑھے۔ آپ جملہ آدمیوں میں اوپرہی رہتے ہیں۔ کام کاج میں آندھی اور مینہ۔ اللہ نے ان کی ذات متحرک بنائی ہے۔ ہاں اپنی طرف سے تو بہت کچھ پٹی پڑھاؤں گی۔ بہت کچھ سمجھاؤں گی آپ مجھے خوب جانتے ہیں۔ میں بھی تو ایک پرکالۂ آفت ہوں۔

بند

خلد سے حوروں کو باتوں میں لگا لاتی ہوں
پردۂ قاف سے پریوں کو اڑا لاتی ہوں
چرخ سے توڑ کے مہتاب دکھا لاتی ہوں
کام بگڑے ہوئے ایکدم میں بنا لاتی ہوں
شام کو شام سحر کو میں سحر کرتی ہوں
میں تو اڑتی ہوئی چڑیا کے بھی پر گنتی ہوں

ہاں! الف خاں کو شیشہ میں اتاروں گی۔ بہت کچھ سبز باغ دکھاؤں گی اپنی کرنی میں کسر نہ کروں گی۔ آئندہ تقدیر خلیل خاں نے صندوقچہ سے نکالکر ایک اشرفی نکالی اور کہا یہ تو لو اور اس کام کو شروع کرو۔ کرمین نے اشرفی لے کر سلام کیا اور دعائیں دیتی ہوئی روانہ ہوئی۔

الف خاں ایک شریف مقتدر اور نہایت لائق آدمی ہیں اور ان کے دو بچے ہیں ایک کا نام مقصود علی خاں اور دوسرے کا نام محمود علی خاں یہ دونوں لڑکے کثرتی جوان۔ جمیع فنونِ سپہ گری پٹہ بنوٹ، ہتکڑی

www.taemeernews.com

پیلیا، ناگ موڑ، بن توڑ۔ دھارانی۔ بکیتی۔ کریتی۔ بانک، پٹا۔ ہنوتی، لونتی رستم خوانی۔ کرناٹک۔ لٹھیتی، شیرپیکر۔ شیرود۔ علی مدد وغیرہ سے واقف سو پچاس دشمنوں میں گھر کر نکل جانا! ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ ایک روز ممدوح علی خاں مقصود علی خاں اور الف خاں زنانہ مکان میں بیٹھے ہیں کہ کریمن نے آکر سلام کیا اور دعا دیکر بیٹھی۔

الف خاں نے کریمن سے کہا۔ آج کدھر کی ہوا چلی۔ کیونکر راستہ بھول کر آئیں۔ کریمن نے عرض کی سرکار کیا گذارش کروں آج کل نگوڑا زمانہ مہلت ہی نہیں دیتا۔ کچھ اپنی اپنی ایسی پڑی ہے کہ کسی کو کسی کی خبر نہیں۔

الف خاں نے کہا ہاں سچ کہتی ہو۔ دنیا کی راہیں بہت پیچیدہ ہوگئی ہیں۔ اور ہمارا ملک ان سے بے خبر ہے۔ خیر دنیا کے دھندے یوں ہی زندگی کے ساتھ چلے جائیں گے۔ اب تم یہ بتاؤ کہ آج کل کیسی بسر ہوتی ہے۔ کوئی تازہ شکار بھی پھنسا ہوا ہے یا نہیں۔ کریمن نے عرض کی حضور شکار کیسا اس کا تو موسم ہی جاتا رہا۔ واری جاؤں اس وقت ایک عرض کرنے آئی ہوں اگر ناگوار نہ معلوم ہو۔ الف خاں نے فرمایا۔ کہ بی اول تو انسان کو مناسب ہی نہیں کہ ایسی بات جو کسی کو ناگوار گذرے زبان سے نکالی جائے لیکن میں تم کو اجازت دیتا ہوں جو چاہو سو کہو۔

کریمن نے ہاتھ باندھ کر عرض کی۔ میرے سرکار! میں ایک بات لائی ہوں، صاحبزادی کے واسطے۔ خاندان اچھا، عادتیں شریف، لڑکا پڑھا لکھا، روپئے والا، غرض کسی سے بات دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ان اولاد نہیں ہے اس وجہ سے شادی کرتے ہیں کہ بیوی کا انتقال ہوگیا ہے، الف خاں نے تھوڑا سکوت کرکے کریمن سے پوچھا لڑکے کا نام

www.taemeernews.com

کیا ہے کریمن نے عرض کی خلیل خاں! الف خاں نے دریافت کیا کونسے خلیل خاں۔ کریمن نے عرض کی جو خسیس بازار اور مکھی چوس کی گلی میں رہتے ہیں۔ اللہ رکھو گھر کے کئی جہاز' بنک ذاتی' خود سوداگر روپیہ ہر وقت پڑا بہتا ہے اور دنیا لینا ترا ایسا ہے کہ بقول کسی کے ہاتھ میں ہڈی نہیں۔ الف خاں نے پوچھا ان کی دوکان کہاں ہے۔ کریمن بولی اے ایک جگہ ہو تو عرض کردوں جگہ جگہ شہروں میں گماشتے کام کرتے ہیں۔ خود تو گوشہ نشیں ہیں روپیہ اتنا کھانے والا کوئی نہیں۔ اس جھمرے میں خود بھی نہیں کھاتے۔ ہیں تو جوان لیکن مکروں نے بڈھا بنا دیا دوسرے نل کا پانی' میل کا گھی رشوت کے پرزہ کا گوشت' میں نے خود دیکھا ہے کہ اکثر زرد دبلا بڈھے بکرے کا گوشت' جس میں سوائے بلغم کے کچھ نہیں' اب ہمارے شہر والوں کے چہروں پر رونق آئے تو کیونکر ممدود علیخاں بولے جناب وہ کبڑے۔ جن کا نام کسی کو نہیں لینے میں جانتا ہوں جن سے حضور نے کمیت جوڑ لی تھی اور انھوں نے نہایت بدمعاملگی کی تھی۔ الف خاں نے کہا جن کو بچے بان بٹنے کا چرخہ کہہ کر پکارتے ہیں اور وہ برا مانتے ہیں اور چڑتے ہیں۔ ممدود علی خاں بولے۔ ہاں۔ ہاں وہی۔ یہ سن کر الف خاں کا رنگ سرخ ہوگیا۔ لیکن غصہ کو ضبط کر کے یہ خیال کیا کہ جو شخص اپنے گھر آئے اس کی دل آزاری شرافت سے بعید ہے۔ لیکن خلیل خاں نے کیا سمجھ کر میرے ہاں یہ بیغام بھیجا۔ آخر جب تک سزا نہ ہوگی نہ مانیں گے اور اس سزا سے اوروں کو بھی سبق مل جائے گا یہ سوچ کر کریمن سے کہا کہ بی تم کل آنا میں غور کروں گا۔ کریمن نے ہاتھ باندھ کر عرض کی کہ واری جاؤں میں خلیل خاں سے

www.taemeernews.com

شرط کر کے آئی ہوں میری لاج حضور کے ہاتھ ہے۔ الف خاں نے کہا تم گھبراؤ نہیں۔ فیصلہ تمہاری رائے کے مطابق ہوگا کریمن نے خوش ہوکر کہا اللہ ہمارے سرکار کی عمر ہزار سالہ کرے۔ اور دن دونا رات چوگنا مرتبہ بڑھائے۔ گھڑی گھڑیوں کی بلائیں دور رہیں۔ اب حضور میں آداب عرض کرتی ہوں۔ الف خاں نے کہا اچھا جاؤ۔ کریمن تو یہ کہہ کر گئی اور مقصود خاں بولے کہ حضور نے یہ کیسا وعدہ فرمایا وہ روپے والے ہیں تو اپنے گھر کے۔ کروڑ پتی ہیں تو ہمکو کیا۔ الف خاں نے مقصود خاں سے کہا۔ کہ بیٹا تم کیا جانو کہ میں نے کیا کہا۔ بڑا وعدہ ایسا ہے کہ جب اس دعدہ کا راز کھلے گا اس وقت تم کو لطف آئے گا انشاءاللہ ایسی شادی کروں گا کہ جو سنے ہنستے ہنستے لوٹ جائے۔ مقصود خاں بولے کہ حضور کیا ہوگا۔ الف خاں نے کہا کہ اس کا اظہار ابھی مناسب نہیں ہاں جلد ہی تم کو معلوم ہو جائے گا۔ مقصود خاں تو یہ سن کر چپ ہوگئے اور الف خاں نے اپنے خیال کے پہلوؤں کو بنظر غور دیکھا۔ اور جو جو استقام تھے اُن کو نکالا۔

یہاں بی کریمن خوش خوش میاں خلیل خاں کے مکان پر آئیں اور خلیل خاں کو جھک کر سلام کیا۔ خلیل خاں بولے۔ کہو بی کریمن کیا کر آئیں۔ کریمن نے عرض کی کہ حضور مبارکباد لے کر آئی ہوں۔ اب تو حضور میرا منھ میٹھا کرائیے۔ جب گذارش کروں گی۔ خلیل خاں نے کھانستے ہوئے سینہ پر ہاتھ رکھا اور گردن سے اشارہ کیا ہاں۔ لیکن کھانسی کی شدت نے اتنی مہلت نہ دی کہ زبان سے کچھ کہیں۔ رنگ چہرے کا لال ہوگیا آنکھوں میں آنسو بھر آئے بیچارے نے ایک ہاتھ سے اگالدان اٹھایا اور

www.taemeernews.com

دوسرے ہاتھ سے ناک پکڑ کر ایک لمبا سانس باہر نکالا جس سے بہت بڑا چھیپا زرد لیسدار اُگالدان کے کنارے پر پڑا اور کچھ حصّہ کلمے کی انگلی اور انگوٹھے میں لپٹا رہا۔ خلیل خاں نے انگوٹھے اور انگلی کو اگالدان کے کنارے سے پوچھا اور چٹکی کو اپنے ران سے اور ہتھیلی سے ناک کی نوک کو اوپر کی طرف رگڑا دیا۔ کریمن نے عرض کی حضور میں کام بنا لائی لیکن الف خاں بڑی مشکل سے سیدھے ہوئے ہیں میرا قول تو یہ ہے۔

کبت

میں تو سوں کہوں سن من موہن انت بنا دو یکھر واڑ لوں
جل میں تھل میں پہاڑیں ندی پٹ پر ناؤ چلا دیکھ لاؤں
کانچ کی موری آگر تھا گر دا رو کے کنج میں آگ چھپاؤں
جن نر بن نے آنکھ نہ دیکھی میں واکو نکار ہ بجا تی لاؤں

اب تو الف خاں کو ایسی پٹی پڑھائی ہے کہ شیطان بھی پڑھائے تو نہیں بھولیں گے لیکن حضور جو کچھ ہو جلدی ہو، ایسا نہ ہو کہ دراندازی درانداز کر بیٹھیں اور بنی بنائی بات بگڑ جائے خلیل خاں نے دریافت کیا کہ پھر کیا کرنا مناسب ہے۔ کریمن نے عرض کی کہ پہلے جو قاعدہ ہوتا ہے اسم نویسی کا رقعہ جائے ہر طرح سے ان لوگوں کا دل ٹھک جائے گا تو وہ آپ کو بر دیکھوہ بلائیں گے تو آپ تشریف لے جائیں خلیل خاں نے کہا کہ سنو بی کریمن مجھ کو ہمیشہ سسرال جانے سے نفرت رہی شادیاں تو دو کم بدیں کیں۔ پر سسرال جانے میں شرم ہی آئی۔ کریمن نے کہا کہ میاں اللہ رکھوان کی اکلوتی بچی آسودہ گھر، اللہ نے سب کچھ دے رکھا

www.taemeernews.com

ہے۔ کیا کچھ نہ کریں گے وہ تو ہر طرح سے اپنے ارمان نکالیں گے' اور حضور کو شرم کیوں آئے۔ اللہ نے صورت' شکل' جوانی' خوبصورتی' قدوقامت' جامہ زیبی' بچپن میں اپنی ایڑی دیکھوں' حضور کے سر پر نگوڑی سادی میلی ململ کی دو پلڑی ٹوپی کی بھی کوئی حقیقت ہے' لاکھ لاکھ بناؤ دیتی ہے اور ہاتھ پاؤں تو ایسے ہیں کہ بایدوشاید اور داری مرد کا کیا بڈھا کیا جوان' ساٹھا سو پاٹھا مشہور ہے۔ اس نزلہ نگوڑے نے ناک میں دم کر دیا ہے۔ اب تو ایسا زمانہ آگیا ہے کہ جوانی بڑھاپا ساتھ ہی آتا ہے۔ میرے آگے کے بچے ہیں اور بال سفید اے میں دور کیوں جاؤں۔ میرا نواسہ دیکھو تو بڈھا پھونس نظر آتا ہے منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت' جو بچے جوانی کی ترنگ میں غلط کاریاں بے سوچے سمجھے کر بیٹھتے ہیں وہ اسی طرح سر پہ ہاتھ دھر کر روتے ہیں' خلیل خاں نے آہا کریمن ہم نے کیا کچھ نہیں کیا۔ لیکن اپنے کو لئے دیے رہے جب اب تک یہ حال ہے۔ اور دو پلڑی ٹوپی کو سر سے اتار اور اپنے تانبڑے پر ہاتھ پھیر کر کریمن کے آگے سر جھکا کر کہا لو دیکھو بال سب نزلہ نے سفید کر دیئے اور ہاتھ سے سر ٹٹوں کر انگلی سے ایک سفید چھٹا دکھا کر کہا۔ اس چوٹ نے دماغ کا چورا کر دیا۔ اور ایسا کمزور کیا کہ ایک بال تک نہ رہا۔ کریمن نے جو جناب کے سر اقدس پر نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ کھوپڑی نہیں فرخ آباد کے تانبے کی کوری پتیلی کا اوندھا ہوا پیندا ہے۔ خلیل خاں نے اپنی ٹھوڑی پہ ہاتھ رکھ کر منھ کھولدیا اور کہا کہ میں گھوڑے سے منہ کے بل گر گیا تھا۔ جب سے دانتوں پر ایسا صدمہ آیا کہ اب صرف دو دانت ہیں۔ باقی سب ندارد ہیں۔ لیکن

www.taemeernews.com

میں ان سے بھینسے کی نلی توڑ لیتا ہوں۔ کریمن نے جو دیکھا تو ایک دانت نیچے کا اور ایک پچلی اوپر کی وہ بھی ایسے' بات کرتے میں ہلتے ہیں۔ جس پر میل چڑھ کر زرد اور سبز اور لال لکیریں پڑ گئیں۔ جب آپ بات کرتے ہیں تو دانت اور ہونٹ میں لیسدار تار پیدا ہو جاتے ہیں۔ اب خلیل خاں نے بائیں آنکھ دکھا کر کہا کہ یہ آنکھ سیتلا سے خراب ہو گئی ہے سو اس سے بھی کبھی کبھی دھوپ چھاؤں دیکھ لیتا ہوں اور پرسوں تو دوپہر دن کو مطلع صاف تھا۔ دو تارے سورج کے قریب دیکھے تھے اور اس کے سوا کچھ نہیں دکھائی دیتا۔ لیکن داہنی آنکھ سے وہ کام کرتا ہوں کہ دونوں آنکھوں والے عاجز رہ جاتے ہیں۔ کیسی ہی اندھیری رات ہو میں ہزار قدم سے شکل و صورت کا تو ذکر ہی کیا ہے باریک سے باریک بال گن لیتا ہوں اور کسی بال کی نوک پھٹی ہو تو بتا دیتا ہوں ایک دن جامع مسجد کے مینار سے قطب کی لاٹھ پر لال چینٹوں کی قطار دیکھ کر اس کی چیونٹیاں گن لی تھیں سترہ سو انسٹھ گزرے میں نے خط غبار پڑھا تھا پڑھنا کیسا اب بھی پڑھ لیتا ہوں۔ کریمن نے عرض کی اے اللہ رکھو' حضور کا ابھی بگڑا ہی کیا ہے خلیل خاں یہ سنکر کھڑے ہو گئے اور دونوں ٹانگوں کو جھٹکا دیکر پھیلایا پہلے داہنی ٹانگ کو جھٹکا دیکر پھیلایا لیکن ڈگمگائے اور پھر بائیں ٹانگ کو جھٹکا دیتے تھے۔ کہ گاؤ تکیہ پر گرے اور سر دیوار سے اس زور سے ٹکرایا کہ آنکھوں کے نیچے اندھیرا آ گیا اور سر میں گلگلا سا کنپٹی پر ابھر آیا۔ بیچارے سر پکڑ کر بیٹھ گئے رنگ پر ہوائیاں اڑنے لگیں تھوڑی دیر چپ رہے اور کہا بی کریمن میں گرتا نہیں۔ پر کیا کروں تین برس سے چوتھیا آتا ہے۔ اب جمعرات جمعرات آٹھ دن ہوئے کہ تپ نے مفارقت کی ہے اس وجہ سے ضعف ہے ورنہ مجھ میں اچھی طاقت ہے اور یہ کمزوری عارضی ہے جہاں چند روز کھایا پیا

www.taemeernews.com

اور قوت آئی۔ تیاری تو بازار میں بکتی ہے اچھا اب تم جاؤ اور تیسرے پہر آنا
میں مان سنگی کاغذ پر کسی خوش نویس سے رقعہ اور مصور سے لوح اور جدولیں
بین السطور میں موش ونادان مطلا بنوا رکھوں گا اور رومال کشمیری میرے
پاس ہے جو دادا قبلہ نے پانسو روپے کو خریدا تھا۔ نوکروں کی غفلت سے
اس میں ایسا کیڑا لگ گیا تھا کہ نون باندھنے کا بھی دم نہ تھا۔ میں نے
رفوگر کو بیس روپے دیکر رفو کرایا۔ لیکن رفوگر نے بزازی رفو کرکے ایسا بنادیا
ہے کہ کیسا ہی نظر باز ہو شناخت نہیں کرسکتا کہ کہاں رفو ہوا ہے کریمن نے
کہا کیوں نہیں حضور کی شان کے لائق ایسا ہی رومال مناسب ہے۔ خداوند
اجازت ہو کہ گھر جاکر ٹکیہ سینکوں گی تو کھاؤں گی۔ اب تو بھوک کے مارے
منہ سے بات تک نہیں نکلتی۔ خلیل خاں نے نوکر کو آواز دی کہ کھانا لاؤ اور
کریمن سے کہا کہ میرا تو پرہیزی کھانا ہے۔ تم سے کیا کھایا جائے گا صرف مرغ
کے چوزہ کا شوربا کہ جس میں نمک نہ مرچ چہ گرشتہ پلاؤ جس میں باورچی سیر
چاولوں میں سولہ سیر گھی کھپاتا ہے اور سوا سیر بادام کا حریرہ جس میں جواہرات
اور کشتہ جات ہوتے ہیں علاوہ اور مغزیات اور مقویات کے اور قورمہ صرف
ایک سیر کا سوا سیر گھی اور دہی کی جگہ بالائی برابر کی ہوتی ہے۔ اور ڈھائی سیر
آٹے کی روٹی وہ آٹا دودھ اور گھی میں گندھا ہوا ہوتا ہے یہ سب چیزیں
صرف میرے ہی قابل ہیں۔ ہاں اس غذا میں سے تو بھورا نہیں چھوڑتا اور
اس کے سوا دس سیر دودھ اور سیر بھر بالائی کھاتا ہوں اور دو سیر قلاقند
بس اور کچھ نہیں کھایا جاتا۔ کریمن نے اپنے دل میں کہا کہ اتنا تھورنے کے
بعد کیا اپنا آپا کھائے گا۔ خلیل خاں سے کہا کہ اجنو جاؤ اور روٹی کھا کر سیدھی
چلی آنا اور کہیں نہ بہ جانا۔ کریمن نے ہر چند پاؤں پیٹے کہ کھانے کی صلاح

www.taemeernews.com

کریں گے۔ لیکن خلیل خاں کے کان پر جوں تک نہ رینگی کریمن تو جل بھن کر چلی گئی اور خلیل خاں نے چنو داروغہ کو آواز دی۔ جب چنو آیا تو کہا کہ میاں چنو تم بازار سے ایک عمدہ کا غذ سستا سا لا دو اور روشن رقم خاں کے پاس جاکر میرا اسلام کہنا کہ بطور نمونہ یہ رقعہ ہمارے سرکار نے لکھوایا ہے اس کا تو کچھ نہ دیا جائے گا۔ ہاں میاں اپنی سوانح عمری لکھوائیں گے اس میں جو کہو گے دیں گے۔ اور کریمن سے میں نے یوں ہی کہہ دیا ہے۔ تم تو نمونہ والوں میں جاکر ایک ٹکڑا خرید لاؤ اور مضمون میں لکھے دیتا ہوں۔ غرض خلیل خاں نے کھانا کھا کر رقعہ لکھنا شروع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

—⁂—

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ علیٰ رسولہ وآلہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرّاحمین

امابعد۔ نام بندہ کا خلیل خاں ولد گلزار خاں ولد آتش خاں ولد مرزا شعلہ بیگ، ولد شیخ انگارہ بدن ولد سید روشن علی ولد ہابیل برادر قابیل ولد حضرت آدم۔ ساکن بہشت حال وارد دنیا اور جو بھولے بسرے ہوں انکی معافی چاہتا ہوں اور نام بندے کے نانا مرحوم کا دھواں دھار بیگ ولد سلگو ولد گرم داب مردانہ سلسلہ یہاں سے ایسا مفقود ہے کچھ پتا نہیں چلتا۔ اس لئے عورتوں کے نام لکھے دیتا ہوں کہ بات پردہ میں نہ رہے۔ گرمو بنت سوختہ خانم بنت کجلا بنت اخگر نسا بنت چنگاری خانم بنت پتنگی بیگم بنت آگ بگولہ بیگم اب عورتوں کا بھی نام معلوم نہیں اس وجہ سے بنت نمبر ایک بنت نمبر دو بنت نمبر تین بنت حضرت حوا ساکن فردوس حال وارد

www.taemeernews.com

جدہ قوم شریف پنشن خوار سرکار پیشہ خانہ نشینی کرتا ہوں۔ عمر بندہ کی کاغذات گم ہونے کی وجہ سے معلوم نہیں کیا ہے۔ لیکن اتنا جانتا ہوں کہ جب دہلی کے چاوڑی بازار میں شاہ بولا صاحب کا بڑ بویا گیا تھا تو بندہ آٹھ برس کا تھا میرے ہاتھ پاؤں وہی ہیں جو بچپن میں تھے اور بندہ کا چال چلن آپ ہیزم جان طوائف سے دریافت کریجئے کہ ایک زمانہ میں میرا ان سے تعلق رہا ہے اور ان سے زیادہ ان کا طبلہ والا رغا نو بن چٹخو جو اس وقت استاد زمانہ ہے اور انگلیاں طبلہ پر ایسی چٹختی ہیں کہ سُننے والے سر دھنتے ہیں۔ فقط

راقم

عبدِ ذلیل یعنی میاں خلیل

یہ رقعہ خلیل خاں صاحب نے لکھ کر چنو داروغہ کو دیا اور فرمایا کہ جلد اس کو تیار کرا کے لاؤ۔ الغرض چنو نے خوشخط لکھوا کر مصور سے لوح بنوا خلیل خانصاحب کو لاکر دیا۔ خلیل خاں نے آدمی بھیجکر کریمن کو بلوایا۔ جب کریمن آئی تو خلیل خاں نے وہ رقعہ ایک لال ململ کی دھجی میں لپیٹ کر کریمن کے حوالے کیا اور کہا لو بی آج کی تاریخ نہایت مبارک ہے شام نہ ہونے پائے کہ یہ رقعہ الف خاں صاحب کے پاس پہنچ جائے۔ کریمن رقعہ لے کر الف خاں صاحب کے مکان پر آئی تو اس وقت الف خاں صاحب اپنے مردانے مکان میں بیٹھے ہیں اور کئی دوست الف خاں صاحب کے پاس بیٹھے ہیں کہ کریمن نے آکر سلام کر رقعہ حوالہ کیا۔ الف خاں نے وہ رقعہ لیکر دوسری برابر کی کرسی پر رکھ لیا۔ اور کریمن سے کہا کہ تم کل صبح کو آنا۔ جیسا مناسب ہوگا جواب دیا جائے گا۔ کریمن نے

www.taemeernews.com

ہاتھ باندھ کر عرض کی خداوندا اب اِس میرے سفید چونڈے کی شرم حضور کے ہاتھ میں ہے۔ چاہے سیاہ کردیا سفید۔ الف خاں صاحب نے کہا ہاں ہاں تم اطمینان رکھو۔ جو کام ہوگا وہ خلیل خاں صاحب اور تمہاری مرضی کے موافق ہوگا۔ کریمن سلام کر کے گھر آئی۔ اور دوسرے دن صبح ہی کو پھر الف خاں کے مکان پر پہنچی۔ الف خاں نے کریمن کو بلا کر پاس بٹھایا اور کہا کہ ہم نے رقعہ دیکھا۔ خلیل خاں قدیم سے بھلے مانس اور نئے خاندانی ہیں مجھے ہر طرح منظور۔ شرافت ان کے گھر کی لونڈی آدم سے اس دم تک سلسلہ نسبی چلا آتا ہے۔ ننھیال ددھیال آفتاب اور ماہتاب لیکن ان سے کچھ باتیں دریافت طلب ہیں۔ ایک تو مہر ہمارے خاندان میں مقرر ہے اُس سے کم نہ ہوگا۔ دوسرے پاندان کے دو ہزار روپے ماہوار ہوں گے۔ جو ہر مہینے پہلی تاریخ کو ادا کردیئے جائیں۔ تیسرے کنبہ قبیلہ میں شادی غمی جب ہوگی لڑکی جائے گی علاوہ اس کے کبھی طعن و تشنیع سے زبان کو آشنا نہ کریں اور بیس لونڈیاں دولہن کے ہمراہ رہیں گی جن کے کھانے کپڑے کا عمدہ بندوبست کرنا پڑے گا۔ اور دونوں وقت ہوا خوری کو آندھی ہو مینہ ہو لڑکی جائے گی اور اخلاق جو آج کل کی لڑکیوں کے ہیں وہ سب جانتے ہیں۔ اور جب ہمارے یہاں لڑکی کو وداع کرتے ہیں تو چھنگلی میں باندھنے کو ڈورا بھی نہیں دیتے تم اپنے کپڑے لاؤ پہنا کرلے جاؤ۔ ابھی چونکہ بچپن ہے اس وجہ سے لڑکی نہایت ہٹ چھٹ ہے اگر آپ کے یہاں کسی کو مار بیٹھے تو برا نہ مانیں۔ کریمن نے عرض کی میں ان تمام باتوں کو جاکر کہے دیتی ہوں۔ جیسا جواب وہ دیں گے حضور سے آکر عرض کردوں گی لیکن حضور مہر کیا ہوگا؟ الف خاں نے فرمایا کہ صرف پچیس لاکھ روپے ــــ ایک چھدام کم نہ ہوگا۔ اگر یہ تمام شرطیں انکو منظور

www.taemeernews.com

ہیں تو خیر ورنہ ما بخیر و شما بسلامت۔ کریمن یہ سنکر سلام کرکے چاہتی ہے کہ جائے۔ الف خاں نے کہا کہ میں کُلیا میں گڑ پھوڑنا نہیں چاہتا یہ تصویر لیجاؤ اور ان کو دکھا کر یہ کہدو کہ آپ کی سو دفعہ خوشی ہو تو شادی کریں۔ کریمن تصویر لیکر روانہ ہوئی اور خلیل خاں کے پاس آکر یہ شرطیں بیان کیں۔ خلیل خاں صاحب نے یہ شرطیں سُن کر کہا کہ نابی کریمن۔ یہ شرطیں بہت کڑی ہیں۔ اول تو مہر شاید بادشاہوں کا بھی اتنا نہ ہوگا۔ دوسرے پاندان کے دو ہزار جو مہینے کے مہینے دینے ہیں رنگ لائیں گے۔ اس پر بیس لونڈیاں کہ ایک طوفان گھر میں آجائیگا خیر بد مزاجی اور لینا دینا دیکھا جائے گا۔ اور میں ہوں تو جوان لیکن وہ مار بیٹھیں کسی دن تو ہیں نازک مزاج آدمی۔ نہیں بی کریمن نہیں مجھے کسی طرح منظور نہیں کریمن نے عرض کی کہ حضور مالک ہیں۔ کسی اور جگہ شادی ٹھہرا دیتی ہوں لیکن الف خاں صاحب نے یہ تصویر دی ہے۔ حضور دیکھ تو لیں کہ میں سچ عرض کرتی تھی یا جھوٹ۔ خلیل خاں صاحب نے کہا کہ میں دیکھوں۔ کریمن نے دوپٹہ کا آنچل کاندھے سے اُتارا اور چھوٹا سا چوکھٹہ جس پر سنہری بیل نہایت آبدار بنی ہوئی تھی، پیش کیا۔ خلیل خاں نے چنو دار دغہ کو آواز دیکر کہا کہ ہماری خوردبین لاؤ۔ چنانچہ چنو نے خوردبین لاکر پیش کی۔ خلیل خاں نے ایک ہاتھ میں تصویر اور دوسرے ہاتھ میں شیشہ لے کر گھٹا بڑھا محل نظر درست کیا۔ بس اب کیا تھا۔ مصرع ؎

وہ نظر تھی کہ جی کی آفت تھی

خلیل خاں نے دیکھا گورا رنگ اور اس میں جوانی کی سُرخی۔ نیلی آنکھیں پیشانی سے نور ٹپکتا ہے۔ کتابی نقشہ۔ ستواں ناک۔ پتلے پتلے ہونٹ۔ صراحی دار گردن۔ ایک ہاتھ میں تازیانہ، چتون پر غصہ۔ ایک لونڈی ہاتھ باندھے سہمی ہوئی

www.taemeernews.com

کھڑی ہے اس پر تازیانہ اٹھا رکھا ہے خلیل خاں صاحب نے جو تصویر کو دیکھا تو خود نقش دیوار بن گئے۔ بیساختہ زبان سے نکلا۔ سبحان اللہ کیا صورت اللہ نے عنایت کی ہے اکرمین نے دل میں کہا پرلا! اگدہ پھنسا، خلیل خاں نے کہا بی کرمین لو دیکھو اس وقت مزاج میں غصہ ہے۔ طبیعت بگڑی ہوئی ہے۔ لیکن وہ بگتا بھی لاکھ لاکھ بنا دے رہا ہے سچ ہے کہ خوبصورتی عجیب دولت ہے کہ ہر ادا اس کی خوبصورت ہوتی ہے کرمین بولی کہ ابھی حضور نے صاحب تصویر کو نہیں دیکھا ہیں دیکھ چکی ہوں یہ تصویر دولہن کی صورت کے آگے خاک ہے خلیل خاں نے کرمین سے کہا کہ بی اب تو دل نہیں مانتا۔ تم جسطرح ہوسکے الف خانصاحب کو راضی کرد اور مہر اور پاندان سے جو رقم ٹوٹ سکے توڑو۔ اور الف خاں نہ مانیں تو خیر۔ مہر کون دیتا کون لیتا ہے۔ اور پاندان کا جو خرچ ہوگا دہی ہوگا۔ لونڈیوں کو بیچ ڈالیں گے ورنہ اور دمڑی میں کام ہوجائے گا۔ کرمین بولی حضور وہ دمڑی کیا قارون کا خزانہ ہوگی۔ خلیل خاں بولے تم سمجھیں نہیں خیر سمجھا دیں گے۔ اچھا اب تم سنو جب میں ان کے تمام حقوق کو مدِ نظر رکھ کر ہر طرح سے آرام دوں گا تو وہ اپنے آرام کے واسطے میری خود حفاظت کریں گی۔ اور مجھے راضی رکھیں گی۔ دو دل راضی تو کیا کرے گا قاضی۔ کرمین نے عرض کی حضور میں پھر جاتی ہوں اور کہہ سنکر راضی کرتی ہوں۔ خلیل خاں بولے تم جاؤ اور خدا کے واسطے راضی کرو۔ اگر راضی ہوجائیں گے تو کل نہیں تو پرسوں وداع کرلائیں گے۔ کرمین نے کہا کہ وداع کر کے لانا کیا منہ کا نوالہ ہے۔ حضور تو ہتیلی پر سرسوں جماتے ہیں میں پہلے ہی عرض کر چکی ہوں ان کی لاڈلی بچی ہے پہلے منگنی کی رسم ادا ہوگی پھر مائیوں بٹھائیں گے کہ کنوار پھل اترے۔ پھر مہندی ساچق پھر نکاح اور اس کے بعد وداع چوتھی چالے یہ سب کچھ ہوگا آپ تو گھبرائے جاتے ہیں خلیل خاں

www.taemeernews.com

نے کہا کہ میں گھبراتا نہیں یہ چاہتا ہوں کہ پہلے وداع کر دیں پھر سانچق چالے ہوتے رہیں گے۔ یہ رسمیں فضول ہیں ہاں عورتوں کا سمجھانا ایک امر دشوار ہے کہ ان کی سمجھ میں جو کچھ آتا ہے وہ نہیں نکلتا۔ کریمن نے کہا کہ حضور تو بچوں کی سی باتیں کرتے ہیں کہ وداع پہلے نکاح بعد۔ خلیل خاں نے کہا کہ میں یہ نہیں کہتا کہ بے نکاح۔ ہاں نکاح چپ چپاتے ہو جائے اور وہ گھر میں آجائیں کہ اپنی شادی کا بندوبست وہ اپنے ہاتھ سے کریں۔ لینا دینا رکھنا ڈھکنا مہمانوں کی آؤ بھگت وہی کریں گی۔ اور میرے ہاں ایسا ہمدرد کون بیٹھا ہے اور کسی کو کیا پروا کہ میرے پیسے کو درد اور سلیقہ سے صرف کرے گا۔ کریمن نے کہا کہ تو حضور میں جاتی ہوں اور الف خاں صاحب کو راضی کر کے کوئی تاریخ ٹھہراتی ہوں خلیل خاں نے کہا کہ اچھا بسم اللہ کرو جاؤ کریمن روانہ ہوئی الف خاں کے مکان پر پہنچی صبح کا وقت ہے الف خاں زنانہ مکان میں بیٹھے ہیں۔ سردی پڑ رہی ہے دالان کے پردے چھوٹے ہوئے ہیں۔ الف خاں کے آگے بڑی سینی میں روسی پیتل کا بڑا سماوار رکھا ہے جس کی جالی سے سلگتے ہوئے کوئلوں کی سرخی چھن رہی ہے اور پانی میں جو اچھی طرح ابال آگیا ہے تو بھاپ کسی کسی جگہ سے زور کر کے کبھی کبھی ڈھکنے میں سے نکل رہی ہے۔ اور ایک بڑی کشتی میں سمونی جسے چاردانی کہتے ہیں بنفشی سرخ غلاف جس پر شکر پارہ کا دوسرا غلاف ڈھکا ہوا۔ دودھ دانی میں دودھ بھرا طشتریوں میں چینی کی پیالیاں نہایت خوبصورت نقش و نگار کی منجھی دھلی نظر فریب رکھیں۔ شکر دانی میں قند روسی بھرا چمچے چاندی کے۔ دوسری کشتی میں حلوا سوہن، گاجر کا حلوا جس پر چاندی کا ورق لگا ہوا پستوں کی چھڑکی انگور سیب نار ولایتی بسکٹ رکھے۔ بچے کوئی مدرسہ کی کتاب لئے دیکھ رہا چھوٹے بچوں میں سے کوئی بچہ ایک میوہ کی طرف ہاتھ بڑھا کر الف خاں سے کہا

www.taemeernews.com

رہا ہے ابّا اور ۔ عورتیں کوئی اخبار لئے دیکھ رہی ہے ۔ کوئی کتاب لئے بیٹھی ہے الف خاں کے بیٹے محمود علی خاں اور مقصود علی خاں اور ان دونوں کی بیویاں الگ الگ بیٹھی ہیں ۔ کریمن نے الف خاں کو جھک کر سلام کیا ۔ الف خاں نے کریمن کو دیکھ کر بخندہ پیشانی کہا ۔ آؤ بی کریمن اس وقت یہ کیسی ہوا کا جھونکا آیا جو آپ کو یہاں لے آیا ۔ کریمن نے عرض کی حضور زمانہ کی سرد مہریوں سے اب تو جب خیال آتا ہے دل کانپ جاتا ہے بچّے تو خیر بچے ہی ہیں اے بڈھے بڈھے سر پر سفید برف سے بال اور ایسے افعال بس حضور بس قُربِ قیامت ہے ۔ الف خاں نے کہا کہ خیر تمہیں زمانہ کی کیا پڑی وہ اپنی اپنی آپ بھریں گے ۔ سردی میں آئی ہو تو گرم گرم چار پیو جو گرم ہو جاؤ ۔ الف خاں نے پیالی پیار کی دیکر کہا اس وقت کہاں سے آنا ہوا ۔ کریمن نے عرض کی حضور وہیں سے الف خاں نے کہا کہ کہو آجکل لڑکے کا مزاج کیسا ہے ۔ کریمن نے کہا حضور آج کل نگوڑی سردی نے ناک میں دم کر دیا ہے ۔ اور اُن کو زکام پرسوں سے ہے جاتا ہی نہیں اور کھانسی تو ایسی لپٹی ہے کہ سب محلہ والے تمام رات کھُوں کھُوں کی آواز سے سخت پریشان ہیں ۔ اور یوں تو رعشہ برسوں سے ہے پر آجکل بہت ہے (بڈھے کا رعشہ اور جوان کو دق اگر عمر تیس ۳۰ برس سے کم ہے تو نہیں جاتی) چار روز سے سینہ میں درد ہے کہ کسی پہلو ، کسی کروٹ آرام نہیں جب کھانسی اٹھتی ہے تو سینہ کے درد سے تڑپ جاتے ہیں ۔ گردہ کا درد تو جان کے ساتھ ہی ہو گیا ہے ۔ الف خاں نے کہا کہ پھر علاج کس کا ہے ۔ کریمن بولی علاج سے تو سخت نفرت ہے آجکل کے نوخیز لڑکے سنتے کس کی ہیں ۔ ویسا ہی خمیازہ بھگتتے ہیں ۔ ہاں محلہ میں ایک بڑھئی رہتا ہے چرخو نام وہ علاج کرتا ہے اس نے کہا ہے کہ میں چار روز میں سارے مرضوں کو کھرچ کر بدن کا ڈول نکال دوں گا وہ کوئی دوا شیشم

www.taemeernews.com

کے برادہ میں پھو نکے گا۔ اس نے آٹھ سو من شیشم کا خشک برادہ مانگا ہے سو میاں خلیل خاں بن خرید نے کو کہہ رہے ہیں۔ اب سرکار یہ ارشاد ہو کہ اس معاملہ میں مجھے کیا جواب عنایت ہوتا ہے۔ الف خاں نے کہا مجھے منظور ہے لیکن ہماری شرطیں۔ کریمن نے عرض کی کہ حضور وہ اپنی ذات کے واسطے ٹیڑھے سہی لیکن معاملات میں ایسے سیدھے کہ کسی بات میں عذر نہیں کیا۔ الف خاں نے کہا۔ بس تو ان سے کہو کہ ہمارے کنبے والے ان کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ کوئی تاریخ مقرر کر کے مجھے اطلاع دو۔ کریمن بولی حضور تاریخ کیا اُن کو تو جلدی ہے وہ تو چاہتے ہیں کہ جو کچھ ہو جلدی ہو۔ حضور فرمائیں تو آج ہی انھیں لے آؤں۔ الف خاں نے فرمایا کہ اچھا آج شام کو آٹھ نو بجے وہ آجائیں۔ کریمن چا۔ پی کر خلیل خاں کے پاس آئی اور کہا کہ الف خاں نے آپ کو آج آٹھ نو بجے شام کو بر دکھوا بلایا ہے۔ خلیل خاں نے کہا کہ بس یہی بات میری مرضی کے خلاف ہے۔ خیر قہر درویش بجانِ درویش۔ اچھا تم کب کے واسطے کہہ آئی ہو۔ کریمن بولی کہ واہ حضور واہ بندگی ایسی ہو اور اس کا انعام ایسا ہو۔ اے حضور کو جلدی ہے میں تو شام کو آج ہی کہہ آئی ہوں۔ خلیل خاں بولے کہ بی تم بھی ساتھ ہی چلنا۔ شام کو سویرے سے کھانا اپنے گھر سے کھا آنا۔ اور ہاں آج میرے یہاں کم آئے ہیں تم دو تین ٹکڑے زیادہ بنوا لانا شاید ضرورت پڑے۔ کریمن یہ سنکر بہت دل میں جلی اور بڑبڑاتی ہوئی اپنے گھر گئی اور خلیل خاں نے چنو داروغہ کو آواز دے کر کہا۔ داروغہ جی خضاب جلد تیار کر و اور اس میں کچھا جوائین ڈال دینا کہ آج بہت سردی ہے ایسا نہ ہو کہ نیل کی سردی نقصان کرے اور وہ مٹیلے اور تھب دار اوپلے جن کو بیکار سمجھ کر تم نے باورچی خانے میں نہیں ڈالے میری چوکی کے گرد سلگا

www.taemeernews.com

دو کہ گرم رہوں اور میرا فاختی چغہ جو ہمارے پردادا کے والد کا تبرک ہے نکالدو اور گلنار پاجامہ ریشمی اور کالا انگرکھا زربفت اور کمربند لاہوری زرد اور کمر پٹکا گلابی۔ کرتہ گو میلا پھٹا ہوا ہے نیچے پڑا رہے گا کون دیکھتا ہے ہیں نیفہ میں اوڑس لوں گا۔ اور وہ جوتا جسپر اوگی جوانی میں جوانی تھی گو پیانی ہو گئی ہے لیکن ہائے ایسے کاریگر اب کہاں ہیں۔ اور قرمزی گاج کی ٹوپی جس پر تیلی دوھری لیس ہے اور گھوڑے کا ساز ملمع والا نکالو اور سائیسوں سے کہو کہ گاڑی دھوئیں اور ہاں ایک پیٹی بالشت بھر چوڑی جو سات گز لمبی سستی ہین سکھ کی یہ سارا سامان تیار کردو اور ہماری جھولے والی کرسی ہنگل سائیس کو حکم دو کہ ہماری سسرال یعنی الف خاں صاحب کے مکان پر پہلے سے پہنچ جائے۔ چنو داروغہ نے کہا کہ خداوند یہ سب سامان تو ہو گا لیکن پیٹی اور کرسی کیا ہو گی۔ خلیل خاں نے غصہ سے کہا کہ تم کون جو دخل در معقولات ہوتے ہو۔ جانور نہ پوچھو جو چاہا بک دیا۔ جو منہ میں آیا بے دھڑک کہہ دیا۔ آدمی یہ تو سمجھے کہ میں کیا کہتا ہوں۔ تم سے نے ٹوک کر ہزاروں وہم ڈلوا دیئے۔ چنو اپنا سا منہ لیکر چپکا ہو گیا اور جو جو حکم خلیل خاں صاحب نے دیئے تھے اس کی تعمیل کردی اور الف خاں نے مکان کو درست کرایا اور زنانہ مکان میں کہلا بھیجا کہ آج شام کو پردہ کا بندوبست کرلینا اور تم سب برابر والے مکان میں چلے جانا۔ اتفاقاً الف خاں کے ایک دوست جو شہر کے تھانہ دار ہیں یہ مردانے مکان میں بیٹھے الف خاں صاحب سے باتیں کر رہے تھے یہ سنکر تھانیدار صاحب نے الف خاں صاحب سے دریافت کیا کہ جناب نے صاحبزادی کی شادی کہاں قرار دی ہے۔ الف خاں نے کہا جناب ابھی تو کہیں نہیں تھانیدار صاحب نے متعجب ہو کر کہا کہ یہ پھر کس کی شادی کا اہتمام ہے۔ الف خاں

www.taemeernews.com

نے جواب دیا کہ شادی کیسی یہ ایک مذاق ہے۔ تھانہ دار صاحب بولے یہ کیسا مذاق ہے اور کیا ہے۔ الف خاں نے کہا کہ آپ نے خلیل خاں مسخرے کی حرکت سنی۔ نوے برس کا سن۔ مرنے کے دن گور میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں۔ رنڈی گھر میں اور مجھ سے اور میرے مزاج سے اچھی طرح واقف ہیں اور میرے یہاں آپ نے پیغام بھیجا ہے۔ ماٹھو گلقند نے یہ نہ سوچا کہ میں کہاں پیغام بھیجتا ہوں انجام کیا ہوگا۔ انسان کو مناسب ہے کہ جب چالیس سال سے عمر بڑھ جائے تو کنواری لڑکی سے شادی کا خیال نہ کرے۔ جب آپ اس شادی کے حال سے واقف ہوں گے تو تمام عمر ہنسی آئے گی۔ آپ آج شام کو غریب خانہ پر ضرور تشریف لائیں اور دو چار دوستوں کو بھی ہمراہ لائیں بھانیدار صاحب نے کہا کہ جناب میں ضرور حاضر ہوں گا اور کوتوال صاحب کو بھی ہمراہ لاؤں گا لیکن کس وقت حاضر ہوں۔ الف خاں نے کہا رات کے آٹھ ساڑھے آٹھ بجے۔

اور یہاں میاں خلیل نے پردے دالان کے جھڑوا تھپوا اور پلے اپنے گرد سلگانے کا حکم دیا حجام نے خضاب گرم کیا اور پرانا پھٹا ہوا نیلا گلوبند دوہرا گلے میں خلیل خاں کے باندھا نوکر نے ایک آئینہ بے چوکھٹے کا جس کا ایک سرا ٹوٹ کر تکھونٹا رہ گیا ہے اور قلعی جگہ جگہ سے اوڑ گئی ہے خلیل خاں کے ہاتھ میں دے دیا۔ حجام نے منگیا کر لگانا شروع کیا۔ خلیل خاں نے کہا کہ دیکھو کوئی بال باقی نہ رہے۔ غرض تمام دن خلیل خاں اسی دھندے میں رہے شام کو تمام کاموں سے فارغ ہو کر لباس پہنا اور داروغہ کو آواز دی وہ پیٹی لاؤ لیکن پیٹی پیٹ لینا۔ داروغہ نے پیٹی لاکر حاضر کی۔ خلیل خاں نے داہنے پاؤں کے ٹخنہ سے چڈے تک چُست لپیٹا

www.taemeernews.com

اور حکم دیا کہ منگل سے کہو کہ کرسی لے کر چلا جائے اور کوچوان کو حکم دو کہ گھوڑوں پہ ساز ڈلوائے اور رجو اور انچھو دونوں خدمتگار الف خاں کے مکان پر پہنچیں چنانچہ داروغہ نے ایسا ہی کیا ۔ خلیل خاں گاڑی میں سوار ہوئے اور کرسی گاڑی کے پیچھے بیٹھ گئی ۔ یہاں الف خاں کے دیوانخانے میں چند اِن کے معقول اور معزز دوست بیٹھے ہیں اور کوتوال صاحب ان کے علاوہ دو تین تھانہ دار بھی آگئے ہیں کہ اس عرصہ میں ایک خدمت گذار نے آکر اطلاع دی کہ جناب خلیل خاں صاحب کے ہاں سے ایک سائیس ایک آرام کرسی پرانی لایا ہے باہر کھڑا ہے ہم نے اس سے ہر چند کہا کہ اندر چل لیکن وہ گلی میں کھڑا ہے اور کہتا ہے میاں منع کر دیں ہمو نا ہیں آوت ہیں ۔ الف خاں صاحب نے سنکر تھانیدار صاحب سے کہا ملاحظہ ہو وہ حماقت شروع ہوئی ۔ کیا میرے ہاں کرسی نہ تھی جو آپ اپنے ہمراہ لائے ہیں ۔ اس عرصہ میں رجو اور انچھو نے آکر سلام کیا اور کہا کہ میاں آتے ہیں ۔ تھانہ دار صاحب نے انچھو سے پوچھا کہ تمہارے میاں کتنی دیر میں آئیں گے میاں رجو بولے' جناب میاں پاخانہ گئے ہیں اگر جلدی نکل آئے تو دو ڈھائی گھنٹہ میں اور نہیں تو صبح سے شام وہیں کرتے ہیں ۔ اکثر کھانا بھی وہیں کھا لیتے ہیں ۔ انچھو نے کہا نہیں میاں کھانا دوسرے تیسرے کھاتے ہیں ۔ ۔ ہاں چار کی کہو کہ وہ تو دونوں وقت کی وہیں پیتے ہیں ۔ ایک خوش طبع نے کہا کہ بھائی تم اتنی گرم چار کیوں دیتے ہو کہ بیچارہ کو پھونکنی پڑتی ہے ۔ اس عرصہ میں بگھی کی گڑگڑاہٹ ہوئی اور دروازہ پر رُکی اِدھر خلیل خاں نے رجو اور انچھو کو آواز دی ۔ یہ دونوں پہنچے تو خلیل خاں نے منگل کو اشارہ کیا کہ کرسی لاؤ اور رجو سے کہا کہ مجھے گود میں لیکر کرسی پر بٹھا دو ۔ رجو نے بگھی سے اتار کر کرسی پہ بٹھایا ۔

www.taemeernews.com

خلیل خاں نے اپنا بندھا ہوا پاؤں پھیلا دیا اور منہ کو رومال سے ایسا چھپایا کہ صرف ایک آنکھ داہنی نظر آتی ہے۔ دونوں سائیس اور دو نوخدمتگار کرسی اٹھائے اندر آئے الف خاں نے دیکھا کہ آپ جھنجھا جھولی بنے ہوئے چلے آتے ہیں۔ الف خاں کو ہنسی تو آئی مگر ضبط کر کے آواز دی کہ لڑکے کی کرسی مسند کے قریب لے آؤ۔ چنانچہ کرسی مسند کے قریب لاکر رکھی۔ خلیل خاں نے رنجو سے کہا کہ مجھے کرسی سے اتار کر مسند پر بٹھا دو۔ غرض رنجو نے خلیل خاں کو مسند پر بٹھایا اب خلیل خاں ایسے شرم سے جھک کر بیٹھے کہ سر زمین سے کبھی سجدۂ شکر کی نقل اتارتا ہے اور کبھی یوں ہی سا اٹھ جاتا ہے۔ الف خاں صاحب بولے کہ دیکھو شرافت ایسا جوہر ہے کہ اپنی جھلک نہیں چھوڑتا۔ میاں صاحبزادے ایسی بھی شرم کیا ہے ذرا تو سر اٹھاؤ اور تھانیدار صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ صاحبزادہ ابھی نو عمر ہیں لیکن خاندانی بوجھ سر نہیں اٹھانے دیتا۔ چنو خلیل خاں کی پس پشت کھڑا ہوا رومال جھل رہا تھا اس نے جواب دیا کہ ہمارے میاں کو ایسی شرم ہے کہ کبھی دونوں آنکھیں ملا کر دیکھتے ہی نہیں اور اگر دیکھتے بھی ہیں تو ایک ہی آنکھ سے۔ شرم سارے جہان کی ہمارے ہی میاں کے حصہ میں آئی ہے۔ شام سے صبح اور صبح سے شام اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ کسی کسی وقت جھک کر اس سے بھی زیادہ بیٹھے رہتے ہیں کہ زمین میں چار چھ انگل گڑھا پڑ گیا ہے اور فرش بھی گھس گیا ہے۔ کوتوال صاحب نے کہا کہ آپ اگلے زمانے کے ہیں اس وقت بھلے مانس شریف ایسا ہی لحاظ کرتے تھے۔ خلیل خاں صاحب نے منہ سے تو کچھ نہیں فرمایا کہ بڑھاپے کا راز کھلے گا ایک ہاتھ سے تو منہ چھپائے رہے اور دوسرا ہاتھ بڑھا کر ہاتھ سے کہا کہ نہیں میں اگلے زمانہ کا نہیں ہوں بلکہ اسی وقت کا ہوں

www.taemeernews.com

کرمن نے ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ جناب چور ڈھور سامنے ہیں جو جو شکوک ہوں مٹا لیجئے کل کلاں کوئی بات نہ ہو' الف خاں نے فرمایا نہیں بی کرمن نہیں ہم کو کچھ شک اور شبہ نہیں اب ہم عقد کی تاریخ مقرر کر کے اطلاع دیں گے۔ خلیل خاں کو تاب کہاں تھی۔ رجو کا پاؤں ہاتھ سے دبا کر اشارہ کیا کہ سن۔ رجو نے اپنا سر زمین پر رکھ کر اپنا کان خلیل خاں کے منہ سے ملا دیا۔ خلیل خاں نے فورا ابھر کر رجو سے کہا کہ کہو اطلاع دینی کیسی آج ہی بھی یہ کہتے تھے کہ رال منہ میں دیر سے جمع تھی مسند پر اس طرح سے اگلی جیسے مرغی کچا انڈا دے۔ خلیل خاں اس حرکت کو رفع کرنے کو کھنکارتے تھے کہ کھانسی اٹھی اور کھانسی کے ہر جھٹکے کے ساتھ سر زور زور سے زمین سے ٹکرانا شروع ہوا کہ قوال صاحب نے پہلو کا تکیہ سر کے نیچے رکھدیا اور کہا کہ بچپن کی ناتجربہ کاری خدا جانے کیا کیا الا بلا کھا لیتے ہوں گے جو کھانسی نہیں گئی سچ ہے روگ کا گھر کھانسی۔ جب دیر تک کھانسی نہیں رکی تو الف خاں نے کہا صاحبزادے صاحب اپنا علاج نہیں کرتے۔ چنو بولا کہ جناب ایک علاج ہو تو اس کا ذکر کیا جائے۔ طبیب۔ ڈاکٹر۔ وید۔ فقیر اور جو چیز بھی کسی نے بتائی سب ہی کچھ کیا۔ مجھے تو چالیس برس کا عرصہ گزرا۔ میں تو رات دن یہی مصیبت دیکھتا ہوں۔ اور میری نوکری سے پہلے والد مرحوم فرماتے تھے کہ مجھے تیس برس ہوئے کہ کہ برابر کھانسی دیکھتا چلا آیا ہوں۔ خلیل خاں نے غصہ سے چنو کی طرف دیکھا کہ چنو ڈر گیا اور کہا جناب میں بھولا۔ یہ میاں کا ذکر نہیں ہے۔ ہمارے میاں کو تو جس روز سے مینہ برسا ہے اس روز سے برابر کھانسی ہے۔ الف خاں نے کہا مینہ تو پرسوں برسا تھا۔ چنو نے کہا جی ہاں لیکن پرسوں کی کھانسی برسوں کی معلوم ہوتی ہے۔ کچھ ایسی جمتول ہے کہ میاں گھنٹوں تڑپتے ہیں۔

www.taemeernews.com

لیکن کمبخت جانے کا نام نہیں لیتی۔ اس عرصہ میں ایک عورت نے آواز دی کہ لڑکے کو اندر بھیجو۔ الف خاں نے کہا کہ پردہ کرادو۔ اس عورت نے کہا کہ پردہ ہے۔ خلیل خاں کو جو شدت سے کھانسی اٹھی تو جہاں آپ بیٹھے تھے وہاں سے مسند بھیگ گئی۔ رمجو نے قریب آکر چاہا کہ خلیل خاں کو اٹھائے لیکن خلیل خاں نے منع کیا اور چنو داروغہ کو اشارہ سے قریب بلایا اور کان میں کہا کہ جب میں اٹھوں تو تو میری جگہ بیٹھ جائیو مگر پہلے مجھ کو پانی پلادے۔ چنو نے آواز دی آب خاصہ لاؤ۔ انچھو جو جست کی صراحی ساتھ لایا تھا اس میں سے پانی گلاس میں بھر کر خلیل خاں کو دیا خلیل خاں کا اتنا ہاتھ کانپا کہ گلاس ہاتھ سے گر گیا چنو نے جو جھپٹ کر چاہا کہ پانی مسند سے گلاس میں اٹھالے۔ اتفاق سے مرادآبادی اُگالدان جو صرف ٹھیس کا محتاج ہوتا ہے کچھ تو خلیل خاں کا بلغم کچھ پانوں کی پیک سے بھرا ہوا تھا وہ اوندھ گیا کہ خلیل خاں کا چغہ۔ انگرکھا پاجامہ سب پیک اور تھوک اور بلغم میں شرابور ہوگیا۔ الف خاں نے کہا کہ گھبراؤ نہیں کیا مضائقہ ہے گر گیا گر گیا۔ ایک صاحب نے مسکرا کر کہا یہ تو آپ کے تلے تک گنگا بہی ہے۔ دوسرے صاحب بولے وہ تو میاں جوتے سب لتھ پتھ ہیں۔ تیسرے صاحب نے فرمایا کہ یہ کمبخت کھانسی ایسی اڑ لگنی اور چمٹتی بیماری ہے کہ اس کے صدمے سے جوان ہو تو بڈھا نظر آتا ہے۔ ہاتھ پاؤں میں تھرتھری پڑجاتی ہے اور گھنٹوں رعشہ رہتا ہے۔ اور اکثر بچوں کا پیشاب نکل جاتا ہے۔ یہ تو ماشاءاللہ ایسے ہی طاقت دار ہیں جو اتنی دیر روکا ورنہ بچوں کا پائجامہ خراب ہو ہی جاتا ہے۔ خیر کچھ ہرج نہیں دھل جائے گا۔ انچھو نے کہا میاں کو رعشہ تو بہت برسوں سے ہے کھانسی بیچاری کا نام ناحق بدنام ہے۔ میں نے تو اکثر دیکھا ہے کہ "موت" زبان سے نکلا تھا کم دیتے "کہنے کو تھا کہ

www.taemeernews.com

خلیل خاں نے اس کو اشارہ سے کہا چپ رہ۔ الف خاں نے فرمایا کہ میاں کے کپڑے اتار کر دھوڈالو۔ کیونکہ سردی کا موسم ہے ایسا نہ ہو کہ شوریت اور سیل سے داد پیدا ہوجائیں۔ کیونکہ آپ نہایت نازک مزاج ہیں خلیل خاں نے اس کا جواب گردن ہلا کر انھیں دیا۔ کوتوال صاحب بولے کہ سیلابچی لا کر دامن اور ذرا اونچا کر کے چوتڑ وغیرہ دھلا دو ورنہ جہاں آپ بیٹھیں گے داغ پڑجائے گا۔

الغرض الف خاں کے آدمی سیلابچی لائے اور آفتابہ سے چغہ اور انگرکھے کے دامنوں کو دھویا۔ پاجامہ کو میلے چیتھڑے سے پوچھا۔ ادھر تو دامن تر دوسرے انگرکھا چغہ پاجامہ نیچے سے تر ہوگیا ہے۔ سردی کا وقت خلیل خاں کے بدن میں تھرتھری پڑ گئی۔ دانت تو تھے ہی نہیں جو دانت سے دانت بجتا ان کے منھ سے بے ساختہ یہ یہ یہ جلدی جلدی نکلنا شروع ہوا۔ غرض رمجو نے کولی میں خلیل خاں کو لیا اور انچھہ نے بندھی ہوئی ٹانگ کو دونوں ہاتھوں پر رکھا۔ چنو نے بغلوں میں ہاتھ دیئے اب جو لے کر چلے تو پاجامہ اور انگرکھے کے دامنوں کا رنگ پیشاب کی شوریت سے کٹ کے بدرنگ بو نہ ربیں فرش پر ٹپکتی ہوئی چلیں۔ ایک عورت نے دروازے کا پردہ اٹھایا۔ خلیل خاں اس شان سے اندر داخل ہوئے عورتوں نے جو دولھا کی یہ گت دیکھی کہ۔ مصرع

پا بہ دستِ دگر دست بدستِ دگرے

تو مارے ہنسی کے پیٹ میں بل پڑ گئے۔ رمجو نے جو کولی میں لیا تھا تو آپ کی میلی پرانی جھانجی گاج کی ٹوپی بھوں پر اتنی آئی کہ ایک آنکھ ڈھنک گئی اور اسی آنکھ سے دکھائی دیتا تھا۔ خلیل خاں نے کہا ابے اندھو آنکھ تو کھولو چنو نے کہا تم سب کے سب اندھا دھند کام کرتے ہو یہ نہیں سجھائی دیا کہ

www.taemeernews.com

جو آنکھ میاں کے ہر وقت کام کی تھی بقول شخصے ؎

پھوٹی آنکھ کا ایک ہی دیدہ
اسی پر گھٹا ٹوپ ڈال دیا

چنو نے یہ کہنے کو تو کہہ دیا لیکن دل میں خیال آیا میاں بُرا نہ مانیں۔ پھر یہ سوچا کہ سچی بات میں کیا بگڑیں گے اب چاروں ملازم الگ الگ رفتار سے چل رہے ہیں تو خلیل خاں جھٹکے کھاتے جھنجھا جھولی ہوتے گھر میں داخل ہوئے اور صحن چبوترہ پر چڑھتے ہوئے رجو نے ٹھوکر کھائی بہتیرا سنبھلا لیکن نہ سنبھلا گیا آخر چبوترہ پر آ کر گرا نیچے خلیل خاں اور اوپر نوکر۔ ٹھڈی میں خلیل خاں کی ایسی چوٹ لگی کہ سانس رُک گیا اور بیساختہ پوپلے منھ سے نکلا۔ ابے ابے مرگیا' مرگیا' مرگیا۔ ہائے مارڈالا وہ عورتیں جو بازاری خانگیاں اور آوارہ الف خاں صاحب نے صرف دولھا کی آؤ بھگت کے لئے بلا لی تھیں وہ گرد جمع ہوگئیں۔ ایک بولی ارے بڑے میاں کو لگ جائے آگ گرادیا ہے ہے۔ اس نگوڑی سردی میں کیسی چوٹ لگی ہوگی چہ ترڑ تو پھٹ گئے ہوں گے۔ دوسری نے کہا اری اندھی سیڑھی کی کگر گھسی ہے۔ تیسری بولی ہو نکل آیا ہوگا تیرے لگتی تو نو جگہ سے پھٹ جاتی وہ تو ایسے ہی بڑے بوڑھے ہیں۔ جو پی کر چپکے رہ گئے ایک بولی اری کرمو دیکھ تو سہی دولھا میاں میں کیسی شرم ہے کہ سر نہیں اٹھاتے۔ ایک نے کہا خالہ ادھر دیکھو دولھا میاں کی کیسی بھولی صورت ہے بچپنا برستا ہے۔ یہ کس نے کہا تھا کہ خلیل خاں بڈھے اور کانڑے ہیں۔ ان کے تو دونو دیدہ ہم ٹیجنے کی طرح پڑ پڑ کر رہے ہیں۔ اس عرصہ میں خلیل خاں کو پھر کھانسی اٹھی کہ پیشاب کر دیا۔ اور ادھر پیشاب پھر دوبارہ کچھ نکلا اور پاجامہ سے ابھی ٹپکنا بند اچھی طرح سے نہیں ہوا تھا کہ

www.taemeernews.com

پھر تللی بندھی اور کھانسی کمبخت اس شدت سے اٹھی چوتڑوں کو سہارا
نہیں ادھر لٹک رہے ہیں اس وجہ سے کھانسی کی ہر کھر پر پُر کا۔ جواب ملنا
شروع ہوا رجو نے آواز روکنے کو جلدی سے ہتیلی لگائی۔ ادھر ٹپکتا ہوا
پاجامہ ادھر ہتیلی کی روک۔ پیشاب ہتیلی کے دباؤ سے چوتڑوں کی جھریوں سے
دب دبکر دفعہ دفعہ جس میں پاجامہ کا رنگ کٹ کر ملا ہوا تھا۔ جھٹکوں کے ساتھ
چاروں طرف پچکاریوں کی صورت اُڑنے لگا۔ ایک عورت بیوہ سفید دوپٹہ
اوڑھے قریب کھڑی تھی اس کے ڈوپٹہ پر افشاں ہونے لگی۔ اس بیچاری نے
ڈوپٹہ کا آنچل ہاتھ میں لیکر کہا لگ جائے آگ میرا تو نمازی دوپٹہ خراب
ہوگیا۔ کریمن نے تھوڑی دیر تو راہ دیکھی کہ اب بھی کھانسی رُکے لیکن یہ کمبخت
کب رُکتی تھی۔ آخر مجبور ہو کر رجو سے کہا کہ میاں کو قدیم دورہ نہ اُٹھ آئے
اور کپڑے گندے نہ ہو جائیں کیونکہ کھانسی شدت سے اٹھ رہی ہے۔ رجو
نے خلیل خاں کو کھانستے ہوئے گود میں لیا اور باہر آکر گاڑی میں سوار کرایا
خلیل خاں گھر آئے۔ گاڑی سے اترے۔ خدمت گذاروں کے کاندھے پر
ہاتھ رکھے مسند کے قریب آئے بیٹھے جب سانس قائم ہوا تو چنو داروغہ
کو بلا کر کہا۔ کیوں میاں یہ آپ سے کس نے پوچھا تھا جو آپ نے فرمایا کہ میں
چالیس برس کا ملازم ہوں اور میاں کو تیس برس پہلے سے کھانسی ہے۔ چنو
نے جواب دیا کہ حضور میں نے تو یہ خیال کیا تھا کہ میں اس سرکار میں اتنے
دنوں کا ملازم ہوں اور گھر میں ایک نہ ایک کو کھانسی ہے۔ خلیل خاں نے کہا
کھانسی کا بچہ۔ بیچارہ چنو تو پچھا چھڑا کر کھسکا اور خلیل خاں نے رجو سے
مخاطب ہو کر کہا۔ کیوں جی میاں رجو صاحب ذرا آپ یہاں تو کرم فرمائیں
کیا میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آپ عام لوگوں میں میرا کچا چٹھا بیان

www.taemeernews.com

کریں کوئی ہر وقت کھانسی سے میرا پیشاب تو نکلتا
نہیں۔ صرف دس بارہ دفعہ دن کو اور بیس پچیس مرتبہ رات کو سو وہ بھی
بوجہ نزاکتِ مزاج ایسا ہوتا ہے کوئی ہر وقت تو میں ایسا نہیں کرتا۔ مجھ
نے عرض کی کہ حضور میں نے کوئی غلطی تو کی ہی نہیں منہ سے نکل گیا خیر یہ
تصور تو سرکار میرا معاف فرمائیں۔ آئندہ ایسا کروں تو حضور کو اختیار ہے
جو جی چاہے کریں۔ اب کریمن سے کہا واہ بی واہ۔ آپ میری بڑی ہمدرد نکلیں
جو آپ نے دورہ کا حال کہا۔ خیر ذرا میری کھانسی کا حال کھل جائے اور
یہ معلوم ہو جائے کہ میاں کھانستے ہیں موت دیتے ہیں تو پھر تم سب ہو اور
میں۔ اب تم سب ایکا کر کے جو چاہو سو کرو۔ میں بھی اپنے نام کا خلیل خاں
ہوں۔ میرا خدا نخواستہ لاکھ روپیہ بھی صرف ہو جائے پرواہ نہیں پر میں بھی
نہیں کہ دوں گا مجھ کو بھی ضد ہے پھر کچھ بھی ہو۔ کریمن نے عرض کی کہ حضور
میں ان تمام باتوں کو ان کے دل سے بھلا دوں گی۔ آپ اپنی طبیعت پر کچھ
ملال نہ لائیں خلیل خاں نے کہا بی کریمن رمجو کی طرف اشارہ کر کے۔ آپ
بڑے خیر خواہ کہ دوڑ کر ہتھیلی لگائی۔ جس کی وجہ سے چوکنی آواز بڑھ گئی خیر
جو ہوا سو ہوا اب تم سب کان کھول کر سن لو کہ شادی سے پہلے جو تم سے میری
عمر کے متعلق دریافت کرے تو سولہ ۱۶ برس چار مہینہ ایک ہفتہ دو دن بیان
کرو۔ غور سے سنو۔ اس سے کم تو خیر ہرگز نہ کہنا۔ ادرالف خاں سے جاکر
کہو کہ میاں کا مزاج نہایت نازک ہے اس وجہ سے کچھ رک نہیں سکتا۔
ورنہ طاقت اچھی ہے۔ ہاں نزاکت کی نہ پوچھو۔ اگر کوئی پڑوس میں دس
گھر فاصلے سے بھی لیمو تراشے تو میاں کو ہزاروں چھینکیں آکر ایسا نزلہ ہوتا ہے
کہ پھر جانے کا نام نہیں لیتا۔ ایک دن گرمیوں میں تربوز کا چھلکا گاڑی

www.taemeernews.com

کے پپیٹے کے نیچے مرجھایا ہوا سا آگیا تھا تیرہ مہینے تک ناک بہتی رہی کہ ناک پونچھتے پونچھتے ناک میں دم آگیا اور برابر ناک بہتی رہی ۔ اس وجہ سے دولہا پالکی میں سوار ہو کر تشریف لائیں گے اور باجا برات کے ساتھ نہ ہوگا۔ باجا تو ایک طرف اگر میاں کے کان کے قریب دس گز کے فاصلہ سے مچھر دن کو بھی بولتا ہے تو میاں کو چھ چھ مہینے رات کو نیند حرام ہو جاتی ہے اور سر میں درد رہتا ہے ۔ ہاں بعد شادی کے الف خاں کے مکان پر ایک سال رات دن برابر باجا بجوا دوں گا ۔ کریمن نے عرض کی بہتر اچھی میں تو یہ پوچھتی ہوں اگر دولہا پالکی میں سوار ہو کر جائے تو الف خاں صاحب کا کیا نقصان ہے اور دولہا ٹٹو پر سوار ہوگا تو کسی کا کیا ہرج ہے ۔ کوئی مذہبی تو رسم ہے ہی نہیں میں جا کر کہے دیتی ہوں یہ بات ہی کیا ہے۔ اچھا حضور اب تو یہ ارشاد فرمائیں کہ مبارکباد کا رقعہ اللہ رکھو کب جائے گا ۔ خلیل خاں نے بگڑ کر کہا کہ کل صبح کو اور کب ۔ کریمن نے عرض کی کل کس وقت خلیل خاں بولے صبح ہی کو چار بجے رقعہ چھ بجے مہندی آٹھ بجے ساچق، دوپہر کو برات، ایک بجے نکاح دو بجے وداع تین بجے چوتھی چار بجے ایک چالا۔ غرض تینوں چالے سات بجے شام تک ہو جائیں تاکہ آٹھ بجے تک ہم آ کر اپنے وقت پر سو رہیں ۔ کریمن بولی کہ بہتر۔ خلیل خاں نے کریمن سے کہا کہ اب تو تم اپنے گھر جا کر کھانا کھاؤ اور ساڑھے تین بجے سے پہلے چلی آنا کہ زیور گہنا پھول لکا جوڑا مصری کا توزہ صرف ایک ہوگا ۔ بس اسی میں سات ڈلیاں ہو جائیں گی اور مٹھائی میں ساتھ نہ کروں گا۔ کیونکہ مٹھائی جب گئی آپس میں شکر رنجی ہوئی اور رقعہ کی تھیلی میں جو اشرفیاں ہوں گی وہ تم کو واپس کر دیتی ہوں گی کیونکہ میں تم کو پہلے ہی ایک اشرفی دے چکا ہوں ۔ اس میں آٹھ آنے تمہاری بات ٹھیرانے کے اور ایک

www.taemeernews.com

آنہ آنے جانیکا اور ایک آنہ خرچہ کا اور آدھ آنہ انعام کا اور ایک پیسہ ہماری طرف سے تم کو دیا جاتا ہے ۔ غرض یہ پونے گیارہ آنے ہوئے اور باقی انہیں پہلے سوا پانچ آنے چنو کو واپس دے دینا ۔ کرمین نے جل کر دل میں کہا ۔ واہ حضور

مصرع   بندگی ایسی ہو اور اس کا انعام ایسا ہو

بھر پائیے ۔ خلیل خاں نے کہا ایک میں ہی تو نہیں دلہن والے بھی تو ہیں اُن سے لو کہ ان کے گھر سے خرچ کم ہوا اور مجھ کمبخت کے ہاں تو خرچ بڑھ گیا ۔ اور اگر اللہ نے چاہا بچہ امروز فردا میں ہو دے ہی گا تو تم سمجھو کیا کچھ نہ دوں گا ۔ دوسرے ہمیشہ کے واسطے یہ تمہارا گھر ہو گیا ۔ آؤ ۔ جاؤ ۔ بیٹھو ۔ اٹھو ۔ چلی جاؤ میں اپنی وضع کا پورا پابند ہوں ۔ حقہ تو پیتا ہی نہیں اور پان آج تک تو کسی کو دیا نہیں ۔ میں آج کل کا چھچھورہ لونڈا تو نہیں ہوں ۔ گو سن بہت کم ہے ۔ لیکن میری تعلیم اعلیٰ درجہ کی ہے ۔ میں صرفِ بیجا کو حرام جانتا ہوں اور دارو غہ چنو سے کہا کہ تم گلاب فروش سے کہدو کہ تمام پھولوں کا گہنا سوائے سہرے کے اسی وقت بنا لائے ۔ اور وہ جوڑا جس میں سلمہ کا دوپٹہ اور مصرم کرتی پاجامہ اسی میل کا ہے اس کو چاندی کی کشتی میں لگا کر ابھی رکھدو اور ایک زربفت کی تھیلی میں رقعہ مبارکباد کا اور ایک سو ایک اشرفیاں کھوٹی جن پر ملمع سونے کا تازہ کرا کر ڈالدو یہ وہاں تو کوئی لے گا نہیں واپس آجائیں گی اور چنگیر منجھوا ڈالو اور ایک مصری کا کوزہ جو لالہ گھ[illegible]سی مل ہمارے مسہل کے دن لائے تھے اُن میں سے لو اور خرچ میں لکھدو اور سات لعقہ پان کے بنوا رکھو اور سادہ زیور مع چوڑیوں اور پازیب کے پرانی کشتی میں رکھو ۔ لیکن دیکھو پہلے کشتی میں کچھ بچھا لینا کہ وہ ٹوٹی ہوئی ہے دکھائی نہ دے اور ہماری بہن کو بلا دو ۔ دارو غہ نے عرض کی حضور کی بہن کونسی خلیل خاں نے کہا کہ بھائی رشتہ کونسا یہاں تو عورتیں

www.taemeernews.com

ہی خوب جانتی ہیں۔ ہاں ان بہن کا رشتہ تو خوب مجھے یاد ہے کہ ہمارے والد
کے جو سالے تھے ان کی چچی کی بھاوج کی جو سمدھن تھیں ان کی پوتی کی سلج کی رو سگی
پھوپی کی سالی کی جو بہن تھیں ان کی دادی کی گیلڑ بیٹی ٹھیری بہن ہیں تو یہ ایسا
دور کا رشتہ نہیں جو انسان بھول جائے اور باقی محلہ والیاں گھّامیاں اور گیدو
کی پھوپی جو بیلوں کا ٹھیلہ ہانکتے ہیں۔ لیکن یہ کام میرے سوتے میں انجام پاجائیں
کہ یہاں سے چار بجے چل کر سوا چار بجے الف خاں کے مکان پر پہنچ جائیں اور
پانچ بجے واپس آکر ساڑھے پانچ بجے سانچق چلی جائے اور وہاں سے پونے چھ بجے
واپس ہو کر میں یہاں تیار رہوں گا۔ چھ پر پانچ منٹ آئیں کہ برات روانہ ہو کر سوا
چھ بجے پہنچیں ساڑھے چھ بجے نکاح پونے سات پر وداع سوا سات پر چوتھی ساڑھے
سات پر ایک چالا پونے آٹھ پر دوسرا چالا۔ آٹھ پر تیسرا چالا۔ سوا آٹھ پر چوتھا اور
گرمیوں میں دعوت کروں گا جاڑے میں تو ہاتھ پاؤں ٹھٹھرے جاتے ہیں نہ کھانے
کا مزا نہ پینے کا اور بی کریمن لینا دینا ہمارا الف خاں سے نکاح ہی تک ہے جب
تک ہمارا ہاتھ پتھر تلے ہے اور جب نکاح ہو جائے گا تو تو کون میں کون۔ اگر
محنت کر کے روٹی کھائیں اور مجھے بھی کھلائیں گی تو خیر ورنہ بعد نکاح
کے بڑے بڑے دھنتر بچے گھڑے پانی بھرتے ہیں۔ ہم نے
یہی دیکھا ہے۔ کریمن نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا ہاں سرکار
بیٹی کا دہن ہی برا ہے۔ خلیل خاں نے کہا لو میاں چنو میں تو سوتا ہوں
تم تمام باتوں کا بندوبست کر کے ساڑھے تین بجے مجھے جگا دینا میں کبھی نیند میں
ہوتا ہوں تو کسی کا جگانا سخت ناگوار ہوتا ہے لیکن کام ہو تو مجبوری ہے کیوں بی
کریمن! یہ وقت جو میں نے مقرر کیا ہے ٹھیک ہے نا۔ کریمن نے کہا بجا ہے
جب ایک کام ہی کرنا ٹھیرا تو اس میں لیت ولعل کیوں ہو۔ خلیل خاں بولے بی

www.taemeernews.com

کرمین تمہارے بچے جئیں۔ لو میں تو سوتا ہوں یہ کہکر خلیل خاں تو سو گئے اور کرمین
نے داروغہ سے کہا کہ اچھے داروغہ جی میں تم سے ایک بات پوچھتی ہوں میں
نے امیر غریب، ادنیٰ، اعلیٰ، چھوٹے بڑے سب ہی دیکھے ہیں لیکن یہ کہیں
نہیں دیکھا کہ کوئی چیز دے کر پھر واپس لیں۔ چنو بولے ابھی تم نے دیکھا ہی کیا
ہے۔ ہاں اب سابقہ تمہارا ہمارے سرکار سے پڑا ہے۔ تم کو ہمارے سرکار
کا دینا لینا کھل جائے گا۔ مجھے تو اس بات کا تعجب تھا کہ اتنے روپے سرکار
نے تم کو کیونکر دیئے اور چپ ہیں۔ میں تو پہلے ہی رجو سے کہہ چکا ہوں کہ ان
روپیوں کا سرکار کو نہایت قلق ہوگا اور خدا خیر کرے دیکھئے کہ کس کس پر نزلہ
گرے کس پر جرمانہ ہو، کے روز غصہ میں باورچیخانہ اندھا رہے اور کے دن
سرکار کو نیند نہ آئے لیکن خدا کا شکر ہے کہ جلد لیکھا مول برابر ہوگیا کرمین
بولی خیر داروغہ جی میں تو ایک پیسہ واپس نہ دوں گی بقول کسی کے ؎

بندگی ایسی ہو اور اس کا انعام ایسا ہو

واہ واہ واہ نگوڑے آنے جانے میں میری تو جوتیاں ٹوٹیں اور جب
نکاح ہوجائے تو ہاتھ جھاڑ کر خالی ہاتھ چلی جاؤں۔ اگر خلیل خاں نے مجھ سے
ایک پیسہ بھی واپس لیا تو بس یہ دیکھ لینا کہ اپنے ہرجانہ کی نالش اس دھوم دھام
سے کروں گی کہ اس شادی کے پھیرے میاں کو کچہری میں کرنے پڑیں گے۔
میرا نام کرمین ہے۔ میں میاں کا سب کچھ نکال دوں گی۔ میں نے ایسے
بہت سیدھے کئے ہیں خلیل خاں بہت یاد کریں گے اپنے ان کوتکوں کو
اور میاں چنو سنو! ابھی ہوا ہی کیا ہے بات تو میرے ہاتھ ہے۔ ٹھہرو میں
ابھی جاکر الف خاں صاحب سے کہے دیتی ہوں کہ میاں میرے ساتھ دھوکا کیا
گیا۔ مجھے تو اس وقت معلوم ہوا کہ دولھا بڈھا۔ کانڑا بسر سے گنجا۔ کنجوس

www.taemeernews.com

مکھی چوس ۔ بدزبان ۔ بدمزاج ۔ بیرحم ۔ خودغرض مصرع ؎
اچھی باتیں غرض جم ہی جم ہیں
چنو نے کریمن سے ہاتھ جوڑ کر کہا بی کریمن ہم تو سب مرجائیں گے یعنی
ابھی ایسا غضب نہ کرنا کہ نالش کردو ۔ پھر تو سارے گھر میں تل تیس پڑ جائے
گی ۔ ہاں جو تم کہو گی ہم سب چندہ کر کے تم کو خوش کر دیں گے ۔ کریمن تو یہ باتیں
کرتی کرتی سو گئی اور داروغہ نے جوڑہ ' زیور کشتیوں میں لگایا اور پھولوں کے
گھنے کے واسطے چنگیر درست کی غرض تمام رات اسی سٹرپٹر میں تمام ہوئی ۔ تین
بجے گلاب پھولوں کا گہنا لایا ۔ چنو نے چنگیر میں سجایا ۔ گلاب نے کہا کہ میاں
داروغہ جی ۔ اس کا انعام چنو بولا کہ سرکار ہمارے بیدار ہوں تو دلوا دوں گا
ابھی ابھی تین بجے ہیں ۔ ساڑھے تین بجے جگاؤں گا ۔ غرض گلاب بیٹھا ہوا اونگھا
کیا ۔ ساڑھے تین بجے چنو نے خلیل خاں کو جگایا ۔ خلیل خاں ایک ہی آواز میں
ہڑبڑا کے اُٹھ بیٹھے اور چنو سے کہا کہ داروغہ جی سے کہو تم نے کیا کیا چنو بولا کہ سب
سامان درست کر لیا اور دلہن آپ کی آگئیں اور محلہ والیاں تیار ہیں سواریاں
دروازہ پر حاضر ہیں اور گلاب پھولوں کا گہنا لایا ہے اور انعام کے لئے بیٹھا ہے
خلیل خاں نے کہا ۔ بڑا بے صبرہ ہے بے ایمان ہے ۔ اتنی سی بات کے واسطے
مرا جاتا ہے ۔ گلاب قریب ہی تھا ۔ اپنا نام سنکر بولا ۔ میاں مرا نہیں جاتا ۔
میرے سارے گھر نے تمام رات سہرے پر محنت کی ہے ۔ رات کے بارہ بجے
دیکھو اور ایسی سردی میں باغ جا کر پھول توڑے اور دو تین مالیوں کو بٹھا کر
لے دے کر کے گہنا تیار کیا ۔ خلیل خاں بولے اچھا چنو یہ بتاؤ پھولوں کا بھاؤ
کیا ہے ۔ گلاب نے عرض کی سرکار بھاؤ سے کیا سروکار ہے ۔ ہماری محنت اور
سرکار جو انعام دیں خلیل خاں نے کہا یہ تمہارا کام ہے اس میں انعام ہی کا کیا

... Municipal Public Library ...
683 ... 1996 ...

www.taemeernews.com

کام ہے۔ اچھا چنو تم نے زیور تولا وزن میں کتنا ہے چنو نے کہا سب ملا کر کوئی
دو سیر ہوگا۔ خلیل خاں بولے ڈورے بھی دو سیر میں ہیں نا۔ چنو۔ جی ہاں خلیل خاں
بولے ڈورے اور بے ایمانی۔ پانی بھی خوب چھڑکا ہوگا یہ سب الابلا ملا کر
ڈیڑھ سیر کے قریب ہوگا۔ باقی پھول رہے ہی کیا۔ چنو نے کہا جناب میرے
خیال سے تو اس سے زیادہ۔ خلیل خاں نے کہا تو صاف کہو چبا کر کیوں کہتے
ہو۔ چنو نے کہا میں تو صاف صاف عرض کر رہا ہوں۔ کل ہی کا ذکر ہے ایک
صاحب کے واسطے ان کا ملازم تازہ پھول لایا تھا دمڑی کم دو پیسے سیر اور
وہ ملازم بیوقوف سا ہے منہ مانگے دام دے کر آیا تھا۔ خلیل خاں نے کہا کہ
بس تم نے حساب کر کے دیدیا ہوتا۔ تم بڑے نالائق ہو۔ مجھ تک یہ جھگڑا آنے
ہی کیوں دیا۔ اچھا تم پر چار آنے جرمانہ۔ ادھی کم ایک پیسہ ہوا۔ اس سے
کوڑیاں لے کر پیسہ دیدو۔ اور پونے چار آنے جمع کرا دو۔ خیر یہ کہتا ہے میں نے
تمام رات محنت کی ہے کچھ کام تو ایسا مشکل نہ تھا پھولوں کا پرونا بھی کچھ بات
ہے لاؤ مجھے دو میں پرو دوں خیر یہ مرا ہی جاتا ہے اور امیر انعام بھی دیا کرتے
ہیں دھیلا انعام ڈھائی دمڑی اور ساڑھے تین آنے مجھے دیدو۔ گلاب نے
کہا واہ میاں واہ میں نے ایسا انعام پایا کہ پیٹ بھر گیا۔ اب میرا زیور پھیر دو
خلیل خاں نے غصہ سے کہا بے اب بھی تجھ کو کچھ کسر باقی ہے تو اللہ ہی حافظ
ہے۔ بھاؤ سے زیادہ منہ مانگی مراد دیدیا اور اس پر انعام معقول۔ اچھا
داروغہ ادھی اور دو ڈیڑھ پیسہ سہی اب مجھے اپنے دادا جان کی قسم۔ ایک
پھدام اسے زیادہ نہ دوں گا گلاب بولا میاں ایسی ایسی رقمیں تو میں آپ پر سے
تصدق کر کے پھینک دوں میاں میں نے سب کچھ پایا۔ میرا گہنا دیدو۔ خلیل خاں
نے ہنسکر کہا۔ اچھا تو خوش رہ چنو باقی کا دھیلا بھی دے کر اس بلا کو بھی ٹالو۔

www.taemeernews.com

گلاب نے کہا نہیں جناب نہیں مجھے گہنا دیدو ۔ میں اسے اُدھیڑ کر بیچ ڈالوں گا
خلیل خاں نے کہا تجھے جتنا دیتے جاتے ہیں تو اور پاؤں پھیلائے جاتا ہے ۔
اچھا انچھو سے کہو کہ اس گستاخ کا کان پکڑ کر نکالدو ۔ انچھو سوتا تھا خلیل خاں
کی گرم آواز سے اس کی آنکھ کھلی اور یہ کہتا ہوا اٹھا کہ ابے اُلو تو نے کاہے کا
رولا مچایا چل بے چل ورنہ ایسے گردنے کی آؤں گا کہ گردا باد کردوں گا اور
کھوپری گو کھاتی پھرے گی ۔ گلاب نے کہا اچھا میاں اچھا میں اپنا گہنا لیلوں
تو چلا جاؤں ۔ آپ خفا نہ ہوں انچھو نے جواب دیا اچھا میاں کا بچہ ۔ لیے تیرے
زیور اور تیری ایسی تیسی ٹھہر ۔ جاتا کہاں ہے اُلو کے پٹھے یہ کہکر کان پکڑا اور
کھینچتا ہوا باہر لایا اور کان چھوڑ کر ایک لات ماری کہ گلاب گر پڑا اور روتا
ہوا باہر چلا گیا خلیل خاں کان لگا کر سنتے رہے جب گلاب چلا گیا تو خلیل خاں نے چنو سے دریافت
کیا کہ گلاب گیا ۔ چنو نے کہا ہاں گیا خلیل خاں بولے ابے اس نے تیرے چپلانے کے چار آنے سن لئے
ہیں اس وجہ سے پاؤں پھیلائے ہیں اچھا دمڑی اور دو اور اس پر نہ مانے تو
کہدو عدالت کھلی ہے ہمارے نام کی نالش کر ۔ چنو نے باہر آکر گلاب کو آواز
دی کہ گلاب بھائی یہاں آ گلاب نے روتے ہوئے روکھے لہجہ میں کہا بس میاں
بس سرکار نے دیا اور میں نے لیا اب جو خدا دلائے گا تو لیں گے ورنہ خیر چنو نے
واپس آکر کہا وہ نہیں لیتا تو خلیل خاں بولے بس جمع کرادو ۔ چنو نے عرض کی
بہتر ۔ اس ردو کد میں چار بجے محلہ والیاں لباس پہن پہن کر اپنے اپنے گھروں
سے آکر جمع ہو گئیں چنو نے سوار کرانا شروع کیا آخر میں خلیل خاں کی بہن
سوار ہوئیں چنو نے کشتیاں سائیسوں کے سروں پر رکھوائیں اور جوڑا اور
زیور خدمتگار ۔ دن کے سروں پر تھیلی اشرفیوں کی اپنے پاس رکھی خلیل خاں
بولے چنو جلد جاؤ ۔ اندھیرا ہے دیکھو کوئی چیز ادھر اُدھر نہ ہو جائے ۔ غرض چنو

www.taemeernews.com

رات کے وقت ۔ روشنی سالمہ نہیں بہزار خرابی ٹھوکریں کھاتے الف خاں کے مکان پر آئے تو سوائے پہرہ والے کے سب سوتے ہیں ۔ دروازہ بند چنو نے آکر آواز دی کہ دروازہ کھولو پہرہ والے نے کہا کہ کون ۔ چنو نے کہا ہم خلیل خاں کے مکان سے آتے ہیں ذرا سرکار کو جگادو۔ پہرے والا کون کھیل کھاں ہم کسی کھلیل پلیل کو نہیں جانتے ہم کو وردی نہیں دی گئی ۔ چلو چلو جاؤ گل نہ مچاؤ چنو نے جواب دیا کہ بھائی تم جاکر سرکار سے عرض تو کرو پہرہ والے نے کہا اب جائے گا یا نہیں یا اور طرح سے کھبر لیں ۔ اتنے میں چوبدار کی آنکھ کھل گئی اس نے پہرہ والے سے پوچھا کیا ہے ۔ پہرہ والے نے کہا کوئی بدمعاش ہے جو رات کو آیا ہے چنو نے یہ سنکر کہا میاں میں خلیل خاں صاحب کا دارو غہ ہوں چوبدار تو روانہ ہوا اور الف خاں کو جگاکر کہا کہ چنو خلیل خاں کے یہاں سے آیا ہے کیا حکم ہے ۔ الف خاں نے نیند میں کہا کہ ہمارا دروازہ ساڑھے آٹھ بجے کھلے گا اب تو تم جاؤ نو بجے آنا ۔ تم نے صبح ہی صبح کس کمبخت کا نام لیا کہ دیکھئے آج کھانا بھی ملتا ہے یا نہیں ۔ چنو بولا میاں زنانی سواریاں تو اترواؤ ۔ چوبدار نے کہا ابھی گاڑیاں گاڑیوں کے اڈے میں لیجاؤ ۔ جاؤ کہدیا اور غل نہ مچاؤ ۔ اگر تمہارے غل سے سرکار کی آنکھ کھل گئی تو آفت ہی آجائے گی ۔ چنو مجبور ٹھہر رہا اور منگل سائیس کو دوڑایا کہ جاکر سرکار سے عرض کرو کہ جناب دروازہ وہ نہیں کھولتے ۔ اب جناب جیسا حکم دیں ویسا کریں ۔ منگل نے آکر خلیل خاں سے سارا حال بیان کیا ۔ خلیل خاں نے سنکر کہا خیر یار زندہ صحبت باقی اگر الف خاں سے اس کا اچھی طرح بدلہ نہ لیا تو نام خلیل خاں نہ پایا ۔ اچھا جاؤ چنو سے کہو کہ ہمارے مقررہ وقت میں تو خلل آگیا خیر ٹھیرے رہو ۔ جب دروازہ کھلے جانا ۔ منگل نے آکر کہا چنو ٹھہر رہا ۔

www.taemeernews.com

اب ساڑھے آٹھ بجے دروازہ کھلا۔ چنو نے دروازہ پر آکر کہا بھائی اب تو جا کر
اطلاع دو کہ رسم کے واسطے آئے ہیں۔ چوبدار نے کہا کیسی رسم اور کس کی رسم
اے بھائی تو گھر بھول گیا اور ہم کو ناحق آکر ستایا۔ جا بھائی جا ورنہ اچھا نہ
ہوگا چنو نے کہا اچھا بھائی تم جا کر کہو تو سہی کہ سواریاں رسم کے واسطے آئی ہیں۔
چوبدار نے کہا کہ اچھا بھائی میں چلا لیکن اُن کا نام نہ لینا۔ جہاں سے تم لوگ
آئے ہو۔ یہ کہہ کر جلدی سے چوبدار گیا اور تھوڑی دیر میں آکر کہا کہ چلو داروغہ
جی آپ کو سرکار بلاتے ہیں۔ چنو اندر آیا الف خاں کو سلام کیا اور کہا کہ جناب میں
چار بجے سے حاضر ہوں۔ الف خاں نے تجاہلِ عارفانہ غصہ میں آکر کہا کہ پہرہ پر
کون تھا بلا کر لاؤ۔ پہرہ والا آیا۔ الف خاں نے بگڑ کر کہا تم نے دروازہ کیوں نہیں
کھولا پہرہ والے نے عرض کی کہ حضور مجھ سے کسی نے نہیں کہا۔ الف خاں نے
چوبدار سے کہا کہ تم کو جو حکم دیا گیا تھا کہ دروازہ کھول دینا۔ کیوں نہیں کھولا چوبدار
نے عرض کی کہ حضور ان کے آدمیوں نے وہ غل مچایا کہ عقل ٹھیک نہیں رہی میرا
کیا قصور ہے اور حضور نے فرمایا تھا۔ الف خاں نے کہا کہ میں نے تو نیند میں
خبر نہیں کیا کہدیا۔ تم نے تو خیال کیا ہوتا۔ الف خاں نے چنو سے کہا کہ داروغہ
جی مجھے معاف کیجئے گا۔ ارے گھر میں جا کر اطلاع دو کہ سواریاں آئی ہیں اور تم اچھی
طرح پردہ کا انتظام کرو اور سواریاں اتروا‌ؤ۔ اور یہ کشتیاں اندر بھجوا دو چنو نے
الف خاں کے روبرو کشتی پوش اتار کر جوڑا اور زیور دکھایا عورتیں یہ
کشتیاں لے کر اندر روانہ ہوئیں الف خاں نے جو چند عورتیں بازاری اسی کام
کے واسطے بلا رکھی تھیں وہ سب زیور وغیرہ سے بن سنور کر ہو بیٹھیں اور دروازہ
کو دیکھ رہی ہیں کہ پہلے ایک عورت پچیس ۲۵ برس کا سن کالا رنگ بھدا نقشہ چھوٹی
چھوٹی آنکھیں۔ پیشانی صرف ڈیڑھ انگل اور اندر دھنسی ابھری پھیلی ہوئیں۔

www.taemeernews.com

موٹے موٹے بال، ناک سکڑی ہوئی اور اس پر اور نگ زیبی پھنسی جس پر میلے کھرنڈ۔ جو کئی جگہ سے چھٹ گئے ہیں تو لال لال گوشت نظر آتا ہے۔ اس پر مکھیوں کا گھنا لپٹا ہوا اور ناک کی نوک پھنسی کی وجہ سے اتنی اُٹھی ہوئی ہے کہ بانسے رطوبت سے تر نظر آتے ہیں۔ ہونٹ جیسے گردہ پر گہرا چاقو لگا یا ہوا اوپر نیچے پلٹے ہوئے۔ نیچے کا ہونٹ اتنا متورم ہے کہ تھوڑی کی پردہ پوشی کر رہا ہے۔ سر پر مینڈھیاں دو مہینے کے عرصہ سے گندھی ہوئیں۔ جن کے بلوں میں میل گرد و غبار کچھ بیلوں کی سانی کرتے ہوئے جو سر کھجایا ہے تو بھوسے کے تنکے لپٹے ہوئے۔ سر پر میلا لال قند کا دوپٹہ جس میں دو انگل چوڑی سبز گوٹ جس میں کئی جگہ گوبر کے دھبے۔ گلے میں سرزی کا زمانہ اور بینو کا نیا اکھرا کرتا جس میں سرمئی گوٹ لگی اور کالے کالے پنڈے کا عکس جھلکتا، ٹانگوں میں سوسی کا پاجامہ سیدھا نیلا پنڈلیوں پر موٹے موٹے ٹانکے لگے۔ جو پنڈلی موٹی ہونے کی وجہ سے چر گئے ہیں۔ پاؤں میں ادھوڑی کی چڑھیاں جوتی لمبی نیچی اور اُلٹی نوک کی جس پر سوت کی کمڑیاں بنی ہوئیں۔ کانسی کی بانک پاؤں میں پچ رنگے سوت کا گُتھا ہوا کمر بند جس کے پھندنے گھٹنوں پر لٹک رہے ہیں۔ پانچ برس کا بچہ گود میں گلے سے ننگا۔ سر پر میلی ٹوپی جھنجنی کوڑیوں کی کنٹھی اس کے گلے میں یہ اپنے ہاتھ سے کرتا اٹھائے بچے کو دودھ پلا رہی ہیں۔ کالا کالا پیٹ اور اس پر اُلٹی ہوئی ناف لیکن پیٹ کے رنگ سے کچھ زردی مائل اُبھری ہوئی دکھائی دیتی ہے اور بچہ دودھ پی رہا ہے۔ ان کے کانوں میں سناری تین تین پھول کی چاندی کی چکٹ سے اٹی ہوئی بالیاں، گلے میں کانسی کی موٹی ہنسلی اور چہرہ شاہی روپیوں کا گھسا ہوا ہار۔ ہاتھوں میں لاکھ کی چوڑیاں۔ جن کی پوتھیں اکھڑ کر اُن کی جگہ آٹا بھر گیا ہے۔ اس کے پیچھے دوسری گندمی رنگ گول چہرہ ایک آنکھ بند اور

www.taemeernews.com

دوسری کھلی ہوئی۔ ناک میں نتھ کانوں میں بالیاں۔ سر پہ گاڑھے کا عنابی دوپٹہ جس پر ٹٹی کے گول گول شیشہ تسرے ٹکے ہوئے اور کہیں کہیں مور، گھوڑا، ہاتھی، چڑیا، اونٹ، شیر ہرن، غرض تمام نہایت بھدے جن کو انھوں نے اپنے خیال میں شکار گاہ بنایا ہے۔ پان جو اتفاق سے آج ہی کھایا ہے تو تمام ہونٹ اور باچھیں کچھ تھوڑی بھی لال ہے اور اُجلے کرتے پہ پیک کے گیلے دھبے پڑے ٹانگوں میں مرچ کی چھینٹ کا لہنگا۔ ننگے پاؤں دروازہ میں گھس کر ہکا بکا ہوکر دیکھنے لگیں۔ اب ریلا دیکر غول دراوازہ سے اندر آیا۔ کوئی چیختی کسی کا بچہ روتا ایک ایک سے کہتی "نپوتی میرا سارا پاؤں کچل گیرا"، کوئی بڈھی، کوئی جوان، میلے کچیلے کپڑے سر جھاڑ منہ پہاڑ آپس میں غل مچاتیں ہوئیں آئیں ایک بولی اری شبراتن آ کھلیو کی بہو کو دیکھیں۔ دوسری نے جواب دیا وہ تو مہینہ دو مہینہ میں ہی شادی کرے ہے۔ تیسری۔ اری تائی ذلدی چلیو میرا تو اڈا بننے بغیر پڑا ہے۔ اری دولہا کی بہن کو بلاؤ کہ جو کچھ ادا کرنا ہے۔ وہ کر کے چلیں۔ چوتھی اری دولہا کی بہن پاؤں اٹھا کر چل تو تو مرے مرے پاؤں دھرے ہے۔ کچھ کھانے کو بھی ملے یا بھوکی مرے ہے، خلیل خاں کی بہن دل ہی دل میں گھٹ کر چپ ہیں۔ دو لڑکیاں ایک ایک کے گلے میں باہیں ڈالے ہنستی ہوئیں چمن میں جاکر کچے پکے پھل پھول توڑنے لگیں اور گودیوں میں بھرنے شروع کئے نجو ماری آلو کی بیٹی چھوری عیدو کو ساتھ لیتی آئیو۔ ایک بولی اری بھگو، ادھر آ اور شبراتی چھوری کے باپ سے کہہ دے کہ دروتے پہ کھڑا رہے۔ خلیل خاں کی بہن نے آہستہ سے کہا کہ غل نہ مچاؤ۔ اس کے جواب میں ایک ان میں سے چیخ کر بولی اری چاچی دیکھو اس بڈھی کی باتیں دیکھے ناکیسی اترائے ہے۔ یہ لگے کون ہے کھلیل کی جو

www.taemeernews.com

ایسی مٹکے ہے ۔ یں تو ایسی جگہ کھڑی بھی موتوں بھی نہیں ۔ میں تو جاؤں ہوں جاری جا گدڑی والے سے کہو کہ گدڑی لائے مجھے تو ناچ پیسنا پڑا ہے ۔ یہہ بڈھی تو ایسی مٹکے ہے جیسے اس کے لعل لٹک رہے ہیں ۔ الف خاں صاحب نے جن عورتوں کو بلایا تھا وہ یہ باتیں سنکر ہنسی کے مارے لوٹی جاتی ہیں کہ آج یہ مثل صادق آئی ۔ مثل ۔ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا ۔ بھان متی نے کنبہ جوڑا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ میاں خلیل خاں صاحب کسی ذلیل قوم کے آدمی ہیں اب سمدھنیں صحن میں آئیں کسی نے آفتابہ کو دیکھ سینہ پر ہاتھ مار کر بولی اری چھدو دیکھے نا یہ کیا اوٹ پٹانگ چیز ہے ۔ میرے یہاں ایسے بیسیوں پڑے ہیں اس کو بھولوا کہے ہیں ۔ جاڑے میں یا میں تیل بھر کر جلائے ہیں ۔ یا کی بڑی سوہنی روشنائی ہووے ہے دوسری بولی ناری نا یا میں روشنی کون اندھا کرے ہے ۔ یا میں تو کھیر پکائے ہیں ۔ ایک بولی چل نگوڑی یا میں تو سب مل کر موتے ہیں اب یہ باتیں کرتی ہوئیں آگے آئیں ایک نے تو آدھی انگنائی میں جوتی اُتاری ۔ دوسری فرش پر جوتی پہنے بیٹھ گئی ۔ ایک نے چراغ کا تیل جوتی میں ملا ہے تو پاؤں چکٹ ہو گئے ہیں ۔ اس نے جو اُجلی چاندنی پر پاؤں رکھے تو پورے نقش قدم کے چھاپے لگے ۔ ایک نے ایرانی قالین کا کونہ پکڑ کر اٹھایا اور کہا اری دیکھ اوڑھنے کا لتا بچھا دیا ہے ۔ ان کے گھر کی لوگائیوں کو کچھ اکل نہیں غریب ہیں نا یہ جانے ہی کیا ہیں ۔ ایک اپنے بچے کو لے کر قالین پر جا بیٹھی ۔ اتفاقاً بچے نے موت دیا ۔ اس نے چلو میں سمیٹ لیا اور دوڑ کر چلی تو ایک سے الجھکر گری کہ سارا موت اس غریب کے نمازی کپڑوں پر گرا ۔ ڈومنیوں نے ان کے بیٹھتے ہی گانا شروع کیا ۔

www.taemeernews.com

ساجن آئے ۔ ساجن آئے
چار طرف کے آئے لگائے
ساجن آئے ۔ ساجن آئے
ذات پات کا نہیں ٹھکانا
کوئی ہے اندھا کوئی ہے کانا
جن کا تماشہ دیکھے زمانہ
ساجن آئے ساجن آئے

اب کئی عورتیں شربت پلانے کو کھڑی ہوئیں ایک نے گلاس اور پیالی ہاتھ میں اُٹھائی ۔ دوسری نے دلیسی شیشہ شربت بھرا ہوا لیا ۔ ایک نے رومال منہ پوچھنے کو لے لیا ۔ پہلے شربت خلیل خاں کی بہن کو دیا ۔ خلیل خاں کی بہن نے ایک ٹکا تھالی میں ڈالا ۔ رومال والی نے منہ پوچھا اب ان سمدھنوں میں سے ایک کو شربت دیا اس نے شربت پیکر گلاس بڑھایا اور کہا لاری اور دے اچھا ہے سوہے پیاس بھی بڑی دیر سے لگ رہی تھی بشربت پلانے والی نے شرماشرمی اور تھوڑا سا دیا وہ اس نے اپنے بچے کو پلا دیا اور کہا ناری ناہنسی نہ کر اور دے خلیل خاں کی بہن نے دولہن والیوں کی نظر بچا کر اشارہ کیا کہ یہ دستور نہیں ہے اس نے غصّہ سے کہا اری تو کیا کھلیل کی بائیں لیلی کی نکلی ہے جو نخرہ کرے ہے ۔ تو اس کی لگے کیا ہے جیسے ہم دلیسی تو ۔ کیا ہم اجّت دار نہیں ۔ روپے پیسے میں کس بات میں کم ہیں ۔ گھر کے دو ردک ٹھیلہ دو جوڑ بلد چار روپے روج اوے ہیں ۔ ہم کوئی کسی کا دینا دھراتے ہیں ۔ لے ری اپنا گلاس تھام ۔ موکو نہ چاہیے ۔ الف خاں کی مصنوعی پھوپی نے شربت پلانے والی

www.taemeernews.com

سے کہا کہ اور دو چنانچہ شربت والی نے گلاس بھر کر اور دیا اس نے پیکر ڈکار لی اور کہا لاری اور دے بھر کر دے غرض سات گلاس پی کر گلاس دیدیا اور لہنگے کے گھیر کو الٹ کر منہ پوچھا۔ شربت پلانے والی ٹھیری کر شاید دستور کے موافق کچھ تھالی میں ڈالیں گی' یہاں پتھر کو جونک کب لگتی تھی، بگڑ کر شربت پلانے والی سے کہا چل ری آگے بڑھ آگے اب دوسری کا نار آیا اس نے نو گلاس پیئے۔ ڈومنیوں نے ہر چند گایا بجایا۔ گالیاں دیں غرض بہت پاؤں پیٹے کہ کچھ دیں۔ لیکن ان میں سے ایک نہ سیجی۔ آخر انھوں نے گانا بند کیا۔ اب جس عورت کی تصویر الف خاں صاحب نے بھیجی تھی اس کو دولہن بناکر مسند پہ بٹھایا۔ الف خاں کی بیری نے کہا کہ جناب آپ دولہن کو دیکھ لیں اس وقت تک کے تو ہم ذمہ دار تھے اور کل کلاں کو صورت دورت میں کچھ فرق ہو یا آپ یہ کہیں کہ دولہن بڈھی ہے تو ہم اس کا ذمہ نہیں لیتے خلیل خاں کی بہن بولیں کیا ضرورت ہے۔ الف خاں کی بیوی نے کہا کہ بی تم تصویر منگاکر مقابلہ کر لو۔ غرض رجو کو تصویر کے واسطے دوڑایا۔ جب تصویر آئی تو کریمن نے دولہن کا گھونگٹ اُلٹ کر دکھا دیا۔ خلیل خاں کی بہن نے دولہن کو پہلے بدھی پہنائی۔ پھر کرن پھول چمپا کلی دھگدھگی ٹیکا' بازوبند' پھر ہاتھ میں گجرے اسکے بعد زیور کانوں سے شروع کیا۔ اب مصری کی سات ڈلیاں لیکر ایک ایک ڈلی دولہن کو دینی شروع کی منگلو کا بچہ مچل گیا۔ اور منگلو کے منہ پر تھپیڑ مار کر کہا سسری مجھے بھی مصری دے میں بھی کھاؤں گا منگلو نے خلیل خاں کی بہن سے کہا کہ لاری ایک ڈلی چھوڑ دے۔ ایک عورت بولی واہ یہ شگن کی چیز ہے اس میں سے کیونکر دیدیں اس لڑکے نے منع کرنے والی کو ایک گالی دی اور کہا چپ رہ ری تو کی جام میں تو لوں گا اس

www.taemeernews.com

عورت نے کہا واہ رے لڑکے منہ سے پھول جھڑتے ہیں۔ منگلو نے کہا سُسری کے ایسے بوتے کی دو دن کی دیکھیو میرے چھورے ہی کو کچھ نہ کہیو۔ ہمارا چھوٹا دن میں بیس ڈلیاں گڑ کی ہاتھ میں مل کر پھینک دے ہے۔ پرسوں باپ پلیہ کا گڑ لایا تھا چولے پر آ قورہ میں دھر لے ہے چاہے تو جا کر دیکھ لے۔ غرض اب رقعہ تو الف خاں کی عورتوں نے لے لیا اور تھیلی اور اشرفیاں کرمین کو دیدیں۔ اب سمدھنوں نے غل مچایا کہ گڈیاں لاؤ۔ چنانچہ پردے کا انتظام کیا گیا اور دولہا والیاں سوار ہو کر روانہ ہوئیں جب یہ مراسم ختم ہو چکے تو الف خاں کو یہ خیال آیا کہ رخصت کا کیا بندوبست کیا جائے۔ لیکن جو کچھ ہوا ایسا ہو کہ جو سنے ہنستے ہنستے لوٹ جائے اور خلیل خاں پھر شادی کا نام نہ لیں اور اگر کوئی شادی کے متعلق کہے تو خلیل خاں یہ جواب دیں کہ بھائی اب خلیل خاں فاختہ اڑا چکے اب شادی کی تو جان باقی ہی نہ رہی۔ یہ مسئلہ الف خاں نے اپنے دوستوں سے بیان کیا ایک صاحب بولے جناب میں بتاؤں رات کو وہ بڑھیا جو فاختہ کی ٹھمری گاتی پھرتی ہے لیکن لے سُر تال سے خوب واقف معلوم ہوتی ہے اور وہ ڈھلتی رات کے سناٹے میں اس کا چھوٹی چھوٹی مرکیاں لے کر یہ کہنا کتنا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ ٹھمری یہ ہے۔

میری فاختہ ری تو نے طوق گلے کیوں ڈالا
کوا تیرا چچا بنا ہے چیل ہے تیری خالہ
مکڑی تیری جنم کی نانی جو پورے ہے جالا
میری فاختہ ری بیری ہیں تم جھوٹ بنائے تنکا تنکا ٹھالا
آکے کوا میں ماروں گی اللہ ہے رکھوالا

www.taemeernews.com

میری فاختہ ری جیو جنتر ادر پرش مہتری ہب کا فیض الا
آج صبح سے بھوکی مروں ہوں ایک ایک دیدو نوالہ
میری فاختہ ری تو نے طوق گلے کیوں ڈالا

الف خاں صاحب نے فرمایا کہ مشورہ تو ٹھیک ہے لیکن کچھ زیادہ لطف کی یہ بات نہیں کچھ اور بھی سوچا جائے۔ دوسرے صاحب بولے کہ جناب میرے محلے میں ایک عورت نہایت جوان دھنگی گھوڑا پچھاڑ نامی رہتی ہے لیکن بہت آوارہ ہے۔ اکثر اکھاڑوں میں لڑنت کرتی ہے پہلوان اُس سے کشتی لڑتے کنیاتے ہیں۔ اُس گھوڑا پچھاڑ کو دولہن بنا کر رخصت کر دیجیے۔ پھر وہ خلیل خاں تو ایک طرف دو چار کے بس کی بھی نہیں ہے۔ وہ پہلی ہی رات کو خلیل خاں کو ایسا سیدھا نوک دم کردے گی کہ خلیل خاں اپنے لچھن بھول جائیں یہ سنکر اکثر صاحب بول اٹھے کہ بس جناب صلاح وقت یہی ہے۔
الف خاں نے کہا کہ آج رات کو ان دونوں کو بلواؤ تاکہ کچھ سمجھا دیں۔ الف خاں کے دوست میاں باتو خاں بولے جناب میں دونوں کو لاؤں گا۔ غرض باتو خاں اپنے گھر آئے گھوڑا پچھاڑ کو بلایا۔ گھوڑا پچھاڑ لنگوٹا باندھے کرتا میلا چکنا گلے میں سر پہ ڈوپٹہ لپیٹے پان کھائے، سرمہ لگائے، ان کا گندمی رنگ، طباق سا چہرہ، چپٹی ناک بھنگ کے نشہ میں دھت، آنکھیں چو تڑھیائیں، جھومتی جھامتی باتو خاں کے پاس آئیں اور سلام علیک کہہ کر بیٹھ گئیں، اور نشہ کی کھرّائی ہوئی آواز سے کہا خاں صاحب آپ نے کیوں بلایا ہے۔ میاں باتو خاں بولے ذرا ٹھہرو دم لو گھوڑا پچھاڑ بولیں دم دم تو ابھی لگا کر آئے ہیں کام بتاؤ کام جو جلدی کر کرا کر جاؤں، میاں باتو خاں نے کہا کہ تم کو الف خاں صاحب نے آج رات کو بلایا ہے۔ تم سے بڑا ہی ضروری کام ہے۔ گھوڑا

www.taemeernews.com

پچھاڑ بولی کون، میاں الف خاں نواب صاحب باتو خاں نے کہا ہاں گھوڑا
پچھاڑ بولی کر کے بجے باتو خاں نے کہا نو دس بجے۔ گھوڑا پچھاڑ بولی، یار تو
چل دیئے۔ سلام علیک کہہ کر روانہ ہوئی اور باتو خاں نے فقیرنی بڑھیا کو
بلوایا۔ گھوڑا پچھاڑ کے بعد یہ آئی۔ اس کو سب فاختہ کہتے ہیں۔ اس کی اسّی برس
کی عمر قد اتنا جھکا ہوا ہے کہ دوہرا معلوم ہوتا ہے اس کے ہاتھ میں بانس کی پرانی
لکڑی جو کئی جگہ سے پھٹی ہوئی جس کو میلی پرانی دھجیوں سے باندھ رکھا ہے لکڑی کے
ٹیکتے ہوئے سرے پر بانس کے ریشے اُلٹ کر گچھا سا ہو گیا ہے۔ سر پر چار چار انگل
چھدرے چھدرے بال جن میں سے چندیا کی کھال جھلک رہی ہے۔ میلا دوپٹہ کئی
جگہ سے پھٹا ہوا سر پر کان کی لویں جوانی میں بالیوں کے وزن سے چر کر
جھالر سی بن گئی ہیں جوانی میں گورا رنگ تھا اب نہایت بدنما ہو گیا ہے۔ تمام
چہرہ پر جھریاں آنکھیں اندر کو دھنسی، دونوں کلّہ پیڑوں سے جھولے ہوئے اور
دانت نہ ہونے سے اندر دھنسی ناک کی نوک اتنی جھک آئی ہے کہ جب بی
فاختہ کچھ بلبلاتی ہیں تو ناک کی نوک ہر دفعہ ٹھوڑی سے ٹکراتی ہے گردن جھکی
گلے کے پٹھے تنے ہوئے۔ میلا کرتہ موٹی ململ کا پہنے شانوں پر گریبان اور اس
کے بند ٹوٹے۔ ایک موٹی چھینٹ کا آٹھ انچ لمبا چوڑا بٹوہ جس میں بٹوہ کے
باندھنے کا ڈورہ پڑا ہوا۔ بٹوہ میں پانوں کا گٹھڑ۔ چھوٹی سی پن کٹی۔ اور کچے
رول کی چھالیا چھوٹا سا بے کمانی کا سروتہ جو پرانا ہو کر چپٹا ہو گیا ہے ایک
مٹی کی کلھیا میں بھرا ہوا چونہ ہر ہر دکا سوکھا ہوا اکتھا بانس کی تیلیاں کچھ کوڑیاں
ٹوٹا ہوا بٹن پیتل کا چھلا، قد دوہرا ہونے کی وجہ سے بٹوہ کبھی گھٹنے سے ٹکراتا ہے
اور کبھی پیٹ کی پن کٹی کے بوجھ سے ہاتھ کی لکڑی سے ٹکراتا ہے۔ پاؤں میں تنگ
موری کا پیوند لگا ہوا میلا پاجامہ جس کی موریاں لمبی ہونے کی وجہ سے ایڑیوں

www.taemeernews.com

سے اتر کر آدھے آدھے تلوؤں تک آگئی ہیں اور بی فاختہ کو جو پسینہ آکر خشک ہوا ہے تو پاجامہ پر سفید لکیریں جیسے خوشنویس قطعوں کے بین السطور میں موش دنداں بناتے ہیں نمایاں ہیں۔ پاؤں میں پرانی جوتیاں جو گھس گھس کر آدھی آدھی رہ گئی ہیں جوتی ایک سلیم شاہی دوسری گول پنجے کی۔ ہاتھوں میں شیشہ کی ایک ایک لال چوڑی جن کی جلا گھس کر دھندلی اور دُھن ہو گئی ہیں۔ یہ بچاری ہانپتی کانپتی سر پلاتی آئی اور دعائیں دے کر کہا حضور نے کیوں لونڈی کو بلایا ہے۔ باقو خاں نے کہا کہ کام کے واسطے۔ بی فاختہ بولیں واری وہ کام کیا ہے اور میں کس کام کے لائق ہوں۔ بڈھی کی کیوں ہنسی اڑاتے ہو' باقو خاں بولے اڑاتے نہیں گھر بساتے ہیں۔ فاختہ نے کہا میاں گھر کیسا گھر کو اجڑے بچھڑے مدت ہوئی اب وہ گھر اس قابل نہیں جو بسے گا۔ میاں تم بچے ہو کیوں اڑاتے ہو۔ کچھ دینا ہے تو دو ورنہ سلامت رہو آباد رہو۔ باقو خاں نے کہا کہ تمہارا اس میں بڑا فائدہ ہے۔ اتنا کچھ مل جائے گا کہ باقی عمر آرام سے کٹ جائے گی میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ تم کو نواب محمد الف خاں صاحب نے بلایا ہے۔ میں تم کو ڈولی منگا دیتا ہوں تم سوار ہو کر چلی جاؤ۔ فاختہ نے کہا کہ آج کی رات مانگنے سے رہ جاؤں گی تو صبح کو فاقہ ہے۔ باقو خاں نے ایک روپیہ دیا اور کہا بس اب تو حرج نہ ہوگا۔ فاختہ نے کہا ہاں میاں اب اطمینان ہو گیا۔ جو کہو گے کروں گی اچھا ڈولی منگا دو اور مجھے روانہ کر دو۔ باقو خاں نے ڈولی منگا کر فاختہ کو روانہ کیا۔ کہاروں نے الف خاں کے مکان پر اتارا یہ اتر کر ایک کونہ میں بیٹھ گئی۔ اب الف خاں صاحب کھانا کھا رہے تھے کھانے سے فارغ ہوئے اس عرصہ میں گھوڑا پچھاڑ بھی آگئیں اور کچھ دوست بھی الف خاں کے دیوانخانہ میں جمع ہو گئے۔ اُس وقت الف خاں نے ایک

www.taemeernews.com

ملازم سے کہا کہ وہ دونوں عورتیں جو آئی ہیں ان کو بلا لو غرض یہ دونوں آئیں
گھوڑا پچھاڑ نے آتے ہی سلام علیک کی اور الف خاں صاحب سے کہا کہ
حضور ارشاد ہو لونڈی کو کیوں یاد فرمایا ہے۔ لونڈی حاضر ہے الف خاں
نے کہا کہ بی تم کو اس واسطے بلایا ہے کہ خلیل خاں کو تم جانتی ہو گھوڑا پچھاڑ
نے کہا کون خلیل خاں۔ خلیل خاں تو کئی ہیں الف خاں صاحب نے جواب
دیا جو بھی دروازہ میں رہتے ہیں۔ گھوڑا پچھاڑ نے کہا وہ بڑے پھونس کنجوس
مکھی چوس جو ہر مہینے شادی کرتے ہیں اور خسیس اتنے کہ شام کو شادی کر کے لائے
اور صبح کو انھوں نے اپنی جورو سے کہا کہ میری تم سے شادی ہوئی ہے میں بھی
اپنی کمائی کھاتا ہوں۔ تم بھی اپنی کمائی کرو اور دروازہ سے باہر نکال دیتے ہیں
اور تاکید کر دیتے ہیں کہ سویرے سے آنا میرا کھانا پکانا ہوگا۔ الف خاں نے کہا
بس وہی ہیں، آج اس بڑھیا فاختہ سے ان کی شادی ہوگی، تم دولہن کے ساتھ
جانا اور جب تخلیہ ہو خلیل خاں کی ایسی گت بنانا کہ پھر شادی کا نام نہ لیں۔
گھوڑا پچھاڑ نے کہا کہ میں اس گدھے کو ایسا ٹھیک بنا دوں گی کہ تمام عمر
کان نہ ہلائے اور بھول جائے اپنے کرتکوں کو الف خاں صاحب نے کہا بس
میں ایسا ہی چاہتا ہوں جب تم ٹھیک کر دو اس کے بعد اس بڑھیا کو اس کے
محلہ میں پہنچا دینا اور میرے پاس آنا میں تم کو سو روپے دوں گا۔ اور فاختہ
سے کہا کہ بڑی بی تم نہ گھبرانا تمہارے ساتھ گھوڑا پچھاڑ ہے۔ جہاں تک تم
سے بھی ہو سکے تم بھی کمی نہ کرنا فاختہ بولی حضور میں اکیلی ہی بہت ہوں میں تو
بھڑوے کی ڈاڑھی کا ایک ایک بال کر دوں گی میری گلی میں بھی اس نے دو
عورتوں کو کر کے چھوڑ دیا ہے۔ میں مدت سے خار کھائے بیٹھی ہوں۔ الف خاں
نے کہا کہ اس کے بعد میں ہوں یا نہ ہوں تم آکر داروغہ سے انعام لے لینا۔

www.taemeernews.com

غرض اب فاختہ اور گھوڑا پچھاڑ اندر زنانہ میں گئیں اور یہاں
چنو سواریاں اتروا کر خلیل خاں کے پاس آیا، سلام کیا خلیل خاں
نے کہا داروغہ جی اب تم ساچق کا بندوبست کرو۔ بازار سے نقل، میوہ، قرص
کلاوہ، مہندی، بادا فرید کا بڑا سہاگ کا عطر، موتیا کا عطر، تیل، مسی، سرمہ،
سہاگ پڑا، ٹھلیاں دو چاندی کی گھر میں ہیں اور سوا سو ٹھلیاں مٹی کی بھوڑل
پھری اچھی رنگین ہوں اور کمہار سے کہنا کہ ہم سب واپس کر دیں گے۔ چنو
نے کہا وہ تو وہیں رہیں گی، خلیل خاں نے کہا تم اپنے نام سے مانگ لینا اور
جو گھر لے آرائش والے سب بنے بنائے تھوڑی دیر کے لئے کچھ دے کر لے آؤ
اور گھر آکر چوکھٹی کا جوڑہ، ریت کا جوڑہ، جوتی اور سر سے پاؤں تک جڑاؤ زیور
ہمارے نام سے کہیں سے مانگ لاؤ اور نتھ، یہ سب بہن کو دیدینا یہ سب
بندوبست جلد کرو اور چڑھاوا چڑھا کر جلد آؤ، بس یہاں دولہا بنا ہوا تم
کو تیار ملوں گا اور تمہارا منتظر رہوں گا، تم آئے اور میں چلا۔ چنو نے عرض کی
اتنی عجلت مناسب نہیں، خلیل خاں نے غصہ سے کہا کہ میں عجلت کو دیکھوں
یا اپنی ضرورت کو چنو نے کہا بہتر میں جاتا ہوں اور یہ سب سامان لاتا ہوں
الغرض چنو گیا اور ساڑھے بارہ بجے دن کے یہ سارا سامان لایا۔ ساچق درست
ہوئی اب چنو نے عرض کی کہ سرکار عورتیں جائیں گی یا نہیں۔ خلیل خاں نے
کہا صرف بہن کو لیجاؤ۔ چنو خلیل خاں کی بہن کے پاس آیا اور کہا جناب سوار
ہو جائیں خلیل خاں کی بہن نے دریافت کیا کہ اور عورتیں بھی جائیں گی، چنو
بولا صرف آپ ہی جائیں گی، خلیل خاں کی بہن بولیں پھر میں اکیلی جا کر کیا
کروں گی۔ بس مرد ہی لیجائیں۔ رہا چڑھاوا انگوٹھی، چھلا۔ پھولوں کا گہنا
سو دولہن والے آپ پہنالیں گے مجھے تو گھر کا کام کاج اتنا ہے کہ اس سے

www.taemeernews.com

فرصت ہی نہیں ملتی، وہ بھی بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا تھا جو چلی گئی تھی چنو نے خلیل خاں سے آ کر کہا کہ حضور وہ تو نہیں جاتیں۔ خلیل خاں بولے تو پھر کیا کریں، چنو نے عرض کی جیسا مناسب ہو خلیل خاں نے حکم دیا کہ تم جا کر اللہ رکھی جوگی کی دوکان میں رہتی ہے اور اس کے پڑوس کے گھر میں بھولی رہتی ہے اور اس کی تین لڑکیاں ہیں ان کو راستے میں سے سوار کر لینا لیکن پہلے انکو کہلا بھیجو کہ تم تیار ہو جاؤ اور جو پڑوس والیاں پہلے گئی تھیں میں نے سنا ہے کہ انھوں نے بڑی بے ربطیاں کیں، جس سے میری سخت بدنامی ہوئی چنو نے عرض کی حضور رنڈیاں جو سوار ہو کر جائیں گی اور بازار والے دیکھیں گے تو کیا کہیں گے۔ خلیل خاں نے کہا میاں کام چلاؤ کام، اگر کوئی کہے کہ تمہارے منہ پر ناک بھدی ہے، تو کیا میں کٹوا ڈالوں گا اب چنو نے انچھو سے کہا کہ ایک گاڑی کرایہ کی لیجاؤ، خلیل خاں بولے نہیں۔ جب وہ کپڑے پہن لیں تو گھنٹوں کے حساب سے دیدینا، اب چنو نے کشتیاں درست کیں، جو گھڑوں میں ٹھلیاں درست رکھیں، ایک سینی میں سہاگ پڑا، مہندی بابا فرید کا بڑا اور اس پر سہاگ پٹا ڈھانک دیا، اور ایک کشتی میں نیچے ریت کا جوڑا اور چوتھی کا جوڑا گھنگلی جوتی اور اس میں عطر کی شیشیاں مسی سرمہ کی پڑیاں، چوکھونٹی دو کنگھیاں رنگین لال سبز، تیل کی کپی۔ جس کے منہ پر تمامی کا کپڑا بندھا ہوا اور اسی کشتی میں گلاب اور کیوڑہ کے دیسی شیشے، جن پر سرخ اور زرد بند، ردم کا جال بنا ہوا شیشوں کے منہ پر زردوزی کپڑا ریشم اور کلابتوں کے ڈورے سے بندھا، اور ڈوروں کے سروں پر بادلے کے پھندنے اوپر کشتی پوش کمخوابی، جس میں کلابتونی جھالر لگی ہوئی تھی ڈال دیا، ایک کشتی میں جڑاؤ زیور، اور ایک سینی میں چنگیر پاندان، اس میں پھولوں کا گہنا اور اسی

www.taemeernews.com

سینی میں چاندی کا خاصدان جس میں سات لقمیاں سنہری روپہلی ورق جتا پر لگے، ایک سینی میں پانوں کے بیڑے، ایک میں پھولوں کے ہار اور پانچ قندِ سرخ کی ٹھلیوں میں نقل اور ان پہ گوٹہ لپٹا ہوا، میوہ کی پانچ سینیاں، اب چاندی کی ٹھلیوں کو چو گھڑے میں رکھا تو ایک ٹھلیا میں تھوڑا سادہی پانی میں گھول کر ڈال دیا اور باقی میں تھوڑا تھوڑا شربت اور گلوں میں چاندی کی ٹھلیوں کے چاندی کی مچھلیاں باندھ کر اور چاندی کی طشتریاں ڈھانک دیں اور مٹی کی ٹھلیوں میں آٹے کی مچھلیاں باندھ کر اوپر سرپوش رکھ دیئے اور رمجو سے کہا کہ تو انچھو سے کہہ کہ دونوں خانگیوں کو سوار کرے اور خلیل خاں کی بہن کو چنو نے منت سماجت کر کے سوار کرایا راستہ میں خانگیوں کی گاڑی ہمراہ ہو گئی، اب یہ سامان الف خاں کے مکان پر پہنچا۔ سواریاں اتروائی گئیں۔ چنو الف خاں کے پاس آیا۔ سواریاں اتریں، ڈومنیوں نے طبلہ پر تھاپ دی۔ گانا شروع ہوا۔ خلیل خاں کی بہن اتریں اور ان کے ساتھ خانگیاں۔ شربت پلایا گیا۔ اب دولہن کو بلوایا خلیل خاں کی بہن نے دولہن کو پہلے پھولوں کا گہنا اس کے بعد زیور پہنایا، اس کے بعد دولہن کے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی اور انگوٹھی کے آگے چھلا، اب خیال آیا کہ دولہن کے ہاتھ میں دینے کو روپیہ تو لائی نہیں کیا کروں، چنو کو بلواتی ہوں تو طولِ عمل ہے اس وجہ سے اپنے کان کی چاندی کی چکٹی ہوئی بالی اتار کر دولہن کو دیدی، اور کہا بیٹا روپیہ گھر جا کر بھجواؤں گی اور بالی منگواؤں گی۔ دولہن والیوں میں سے ایک عورت نے کہا جنا یہ بالی کی کیا ضرورت ہے، خلیل خاں کی بہن نے کہا واہ بنو واہ وا میرے بھائی کی شادی ہے میں بدشگونی کیوں کرنے لگی، تم اس میں نہ بولو یہ چپکی ہو رہی، تھوڑی دیر میں چنو نے آ کر دروازہ پر آواز دی کہ سوار ہو جا

www.taemeernews.com

پھر واپس آنا ہے ۔ ادھر چنو نے سواریاں سوار کر کے روانہ کیں، اور اُدھر میاں خلیل خاں نے وہ جوڑا جو الف خاں نے بھیجا تھا حمام کر کے منگایا، سر پہ کلاہ جس کی چوٹی پر مور کی دُم کے پروں کی کلغی اور اس پر لال سیلا جھوٹے کلابتوں کا نگلے میں جامہ کلیدار تاش کا جس کے گھیر پر دوہرا جھوٹا سفید گوٹہ چوڑا ٹکا ہوا، اور کلی در کلی جھوٹ دھوئیں سے رنگی ہوئی دھنک کمر طوئی پر چار انگل میلی اور پرانی نواڑ کی پٹی، اور اوپر اس کے پیٹنے کو سفید ململ کا دوپٹہ جس پر شہاب سے افشاں اور جھنی ململ کا ڈھیلا کلیدار پاجامہ جس کا ایک پائیچا سفید، دوسرا نیلا بے گوٹ کا گھیتلا جوتہ چمکی کے کام کا جس میں پیتل کے گھنگرو، دونوں طرف نوک سے ایڑی تک ٹکے ہوئے صرف ایک جوتی میں، دوسری جوتی سادے میشہ کی، ہاتھ میں ہلدی کا رنگا ہوا رومال جس کے چاروں کونے سفید اور دو گز لمبی لوہے کی سلاخ جس کے سرے پر لال کلاوہ اور جھنجی کوڑیاں لپٹیں، خلیل خاں نے جوڑے کو دیکھ کر کہا کہ یہ جوڑا میرے واسطے آیا ہے، خدمتگار بولے ہاں جناب، ان کے ہاں کی رسم، خلیل خاں نے کہا یہ رسم بڑی واہیات ہے ۔ غرض خلیل خاں نے یہ سب سامان زیب بدن کیا، پھر پھولوں کا گہنا پھر بدھی اس کے بعد طرہ بائیں طرف سیلے میں لٹکایا، اور سر پہ سہرا پھولوں کا، اس پر بادلہ کا پھر روئی کا ۔ اس کے بعد خلیل خاں نے کہا کہ بھگو کہاروں کے جمعدار سے کہو کہ ہمارے دادا صاحب والی پالکی جو میں نے ان کو بزرگوں کی نشانی سمجھکر اسی صورت سے رکھا ہے کچھ رنگ روغن نہیں کرایا ہے اس واسطے کہ ہمارے دادا صاحب کے پردادا نے رنگوایا تھا تیار کر دو، غرض ملازم نے بھگو کو آواز دی کہ بھگو پالکی لاؤ غرض بھگو نے پالکی کو جو ڈیوڑھی کی چھت میں بندھی ہوئی تھی صندلی

www.taemeernews.com

لاکر اتارا اس کے گہن کو جھاڑا جگہ جگہ رسیوں سے باندھا اور کھٹولا جو ٹوٹ گیا تھا۔ پالکی میں اس کی جگہ تختے بچھائے، ان پر ایک توشک ڈالدی، پشت کی طرف گاؤ تکیہ اور دونوں طرف گول تکیہ اور چھوٹی سی قالین پرانی جس کو خلیل خاں نے حکم دیا کہ اس کو تہہ کر کے رکھدو تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ قالین بھی ہے بچھائی نہیں، اب جمعدار نے پالکی کے گرپ[1] اور تھوپٹ[2] کے ڈنڈوں میں گدیاں ڈالیں، اور پالکی مردانہ مکان میں لاکر رکھی، خلیل خاں نے کسی کو اپنی شادی کی اطلاع اس وجہ سے نہیں دی تھی کہ کوئی جاکر الف خاں سے یہ نہ کہدے کہ خلیل خاں بڈھے ہیں، باورچیخانے میں خلیل خاں نے کچھ نہیں پکوایا کہ دولہن کے ساتھ بہوڑے کا کھانا آئے گا وہی کافی ہوگا، اس عرصہ میں رات کے آٹھ بجے اور چنو نے آکر سلام کیا اور کہا کہ جناب حضور کے اقبال سے تمام کام خادم انجام دے آیا۔ خلیل خاں نے کہا کہ بس تو پالکی لاؤ یہ کہہ کر خلیل خاں لکڑی پکڑکر اٹھے، لیکن ٹانگ کو جس طرح پہلے لپیٹ لیا تھا، اب پھر اسی طرح سے لپیٹا اور پالکی میں سوار ہوئے کہاروں نے پالکی کاندھوں پر اٹھائی، پالکی نے ہر قدم پر چرچوں چرچوں کرنی شروع کی جمعدار نے گرپ کے کہار یعنی اگلے کہاروں سے کہا بولتے چلتے چلو، آگے کے کہاروں نے کہنا شروع کیا دھک ہے ہرا ہے چوماسہ ہے ٹھوکر ہے، قدم قدم پر آواز دینی شروع کی، ایک راستہ میں سخت کیچڑ تھی ایک کہار کا پاؤں پھسلا اور جھٹکا لگ کر ایک تختہ نکلا، اور پچھلا ڈنڈا گرپ کا ٹوٹا خلیل خاں کیچڑ میں گر کر لتھ پتھ ہو گئے۔ ملازموں نے دوڑ کر اٹھایا، خلیل خاں بڈھے آدمی، سردی کا زمانہ ابر چھایا ہوا، ٹھنڈی ٹھنڈی

---

[1] گرپ کہار اپنی اصطلاح میں اگلے ڈنڈے کو کہتے ہیں [2] تھوپ پچھلے ڈنڈے کو

www.taemeernews.com

ہوا سر سراتی ہوئی اوپر سے چوٹ سخت' یہ بیچارے کانپنے لگے' قریب ہی ایک حلوائی کی بھٹی سلگ رہی تھی' بازار کے لوگ تماشا دیکھنے کھڑے ہوگئے حلوائی نے آواز دی کہ دولہا میاں کو بھٹی کے پاس لے آؤ کہ ذرا سینک لگ جائے خلیل خاں سردی سے کانپتے کیچڑ ٹپکتی بھٹی کے سامنے کھڑے ہوئے حلوائی نے موٹے موٹے دو تین کیکر کی جڑوں کے کندے اور بھٹی میں ڈال دیئے گھنٹہ بھر میں کپڑے پھریرے ہوئے۔ ادھر کہاروں نے دوڑ کر پرانی سال کی پٹی پچھلے ڈنڈے میں باندھ دی۔ خلیل خاں سوار ہوئے' اب پھر برات چلی۔ یہاں الف خاں صاحب نے برات کے واسطے مردانہ مکان درست کر لیا تھا اور اپنے دوستوں کو تماشہ دکھانے کے لئے بلوا لیا تھا اور یہ خیال تھا کہ میاں خلیل خاں معقول برات لائیں گے' جب برات آئی تو چار خدمتگار۔ چار کہار ایک جمعدار اور دولہا کی پالکی۔ جس کے گرپ کے ڈنڈے میں سال کی پرانی پلنگ کی پٹی بان کی رسی سے بندھی۔ مشعل ساتھ نہ پہنچی' بقول شخصے" میں اور میرا بھائی حجام اور نائی۔" الف خاں نے آواز دے کر کہا کہ لڑکے کی پالکی لبِ فرش لے آؤ' کہاروں نے لبِ فرش پالکی کو رکھا' رجو نے اور انچھو نے دوڑ کر دولہا کو اتارا' الف خاں کے مہمانوں نے دیکھا دولہا کی ایک شق کیچڑ میں لت پت اور دوسری طرف بھی دھبے لگے ہوئے ہیں' دولہا ٹانگ پھیلا کر مسند پر بیٹھے' تھوڑی دیر میں قاضی صاحب تشریف لائے اور دو گواہ' نکاح نامہ پہلے ہی سے لکھ لیا گیا تھا' اب دولہا کو اندر بلایا گیا۔ قاضی صاحب نے رسمِ نکاح ادا کی ' اور خلیل خاں صاحب کے کان میں چپکے سے کہا قدمن النسا عرف فاختہ بنت الف زیر آلو کو بالعوض پچیس لاکھ روپے کے آپ نے

www.taemeernews.com

اپنی زوجیت میں لیا اور قبول کیا۔خلیل خاں۔ بولے تو نہیں' لیکن ہوں کردی اور دل میں خوش ہو کر کہا کہ خلیل خاں اس فاختہ کو جلدی اڑا کر پچھلو اور اس مثل کو لوگوں کے دلوں سے بھلا دو کہ اکثر یہ مشہور کرتے ہیں کہ وہ زمانہ گیا جو خلیل خاں فاختہ اڑاتے تھے' تم اڑا کر دکھا دو' اور کہدو کہ اڑتے نہ تھے' بلکہ اڑا لایا کرتے ہیں۔ نکاح ختم ہوا اور شہدوں نے کھڑے ہو کر ایک آواز دی کہ سازگاری ہو۔ سب نے مل کر کہا الہٰی آمین' ایک بولا الہٰی سونے کے سہرے بیٹا ہو' پھر سب نے مل کر کہا الہٰی آمین' خلیل خاں نے چنو کو بلا کر کان میں کہا کہ ان کو ایک ایک پیسہ پہلے دو۔ اگر نہ مانیں تو خیر دو پیسے دیدینا یا کہدو کہ اب تو چپ چاپ چلے جاؤ جب بیٹا پیدا ہوگا تو تم کو ایک آنہ دیدیں گے۔ چنو دو پیسے لیکر گیا۔ اور شہدے کے ہاتھ میں دو پیسے دیکر کہا لو ابتو خوش ہو جاؤ تم کو انعام مل گیا۔ شہدے نے روشنی میں پیسوں کو دیکھکر کہا لو میاں ان کا کمبا کو لاکر مہمانوں کو پلا دو۔ چنو نے براتیوں کو لانگتے پھلانگتے کہا بھائی جان تم میں سے کسی کو نہیں بلایا شہدوں نے کہا ہماری طرف سے یہ رقم منہ دکھائی میں دیدینا خلیل خاں نے یہ سنکر کہا نکالدو ان گستاخوں کو' اور سب رقم واپس لے لو' شہدے نے یہ سنکر مسند کے قریب پیسے پھینکدیئے اور کہا لو داروغہ جی لو یہ رقم گن لو اور ہمارا جھاڑا بھی لے لو۔ کام آئے گا' غرض شہدے تو کوستے ہوئے روانہ ہوئے اور چنو نے چھواروں کی جگہ تر کھجوریں جن کا درخت گھر میں تھا' اس میں سے جتنی کھجوریں کچی پکی کانڑی کھدری گری تھیں' خلیل خاں نے پہلے ہی جمع کرا لی تھیں' جو برسوں کی تھیں۔ جن میں سوائے گٹھلی اور خشک چھلکے کے کچھ نہیں تھا وہ بھی سوا سیر تول کر خلیل خاں کے حکم سے رومال میں باندھ لی تھیں' ان کو چاروں

ل یعنی اتنا جلد کہ سہرا بندھا ہوا اور بچہ پیدا ہو۔

www.taemeernews.com

طرف پھینکدیا جس بچے نے منہ میں اٹھاکر رکھی تو تھوکدیا۔ اس عرصہ میں شربت آیا اور گلاس دولہا کے آگے رکھا دولہانے گلاس اٹھاکر پینا شروع کیا چنو سمجھا کہ دولہا اپنا جھوٹا شربت گلاس میں چھوڑ دیگا جب چنو نے دیکھا کہ دولہانے گلاس خالی ہی کر دیا ہرچند اس نے اوں ہوں کی لیکن خلیل خاں ذرا اونچا بھی سنتے تھے سب پی گئے چنو نے اشارے سے پوچھا کہ جناب نے شربت نہیں چھوڑا خلیل خاں نے کہا کہ دولہن کے واسطے اور بنادو اب شربت پلانیوالا منتظر رہا کہ دولہا شربت پلانے کا کچھ تھالی میں دے گا۔ خلیل خاں نے شربت پیکر ایسی نیچی نظر کی کہ سر نہ اٹھایا الف خاں صاحب نے شربت پلانے والے کو کہا کہ ہٹ جاؤ۔ اب تھوڑے عرصے میں آواز آئی کہ دولہا کو اندر لاؤ انچھو نے گودی میں اٹھایا الف خاں صاحب سے کسی کمبخت نے یہ کہدیا کہ دولہا کی ٹانگ اچھی ہے۔ صرف یہ جو کچھ کرتے ہیں عذر لنگ ہے! الف خاں نے انچھو سے کہا کہ بھائی ہمارے گھرانے کا یہ دستور ہے کہ دولہا بے کسی کے سہارے ایک ٹانگ سے جائے خیر یہ عزت دار ہیں۔ دونوں ٹانگوں سے صحیح اور درد ہے تو خیر نکاح تو ہو لیا جب ٹانگ اچھی ہو وداع جب ہو گی، خلیل خاں کو تاب کہاں تھی انچھو سے کہا پکڑ کر بٹھادو اور چنو سے کہا ہماری لکڑی لاؤ۔ چنو جانتا تھا کہ میاں تو گودی میں جائیں گے اس وجہ سے میاں کی لکڑی ساتھ نہیں لایا، اب چنو گھبرایا، اور خلیل خاں کو غصہ آیا۔ اور چنو سے کہا تو سخت نمک حرام ہے، اچھا ہماری پالکی کے کہاروں سے لکڑی لے آؤ۔ رجو یہ سنکر دوڑا اور موٹے سے بانس کی پھٹی ہوئی میلی لکڑی جو کئی جگہ سے لوہے کے تار اور پر دار کپڑے کے گھرے بندھی ہوئی اور سر یہ لکڑی کے کاٹ کی پھٹی ہوئی چڑیا تھی لا کر دی خلیل خاں لکڑی کے سہارے کانپتے رعشہ سے تھراتے کئی دفعہ ہمت

www.taemeernews.com

کر کے ایک ہاتھ لکڑی پہ دوسرا ہاتھ زمین پر زور دیکر اٹھے اور پھر چوتڑوں
کے بل بیٹھ گئے۔ ادھر سردی' اس پر غصہ' سونے میں سہاگہ' علاوہ اس کے
الف خاں صاحب نے جو جامہ بھیجا تھا وہ ٹخنوں سے بھی نیچا۔ اب خلیل خاں
اس میں الجھ کر گرے، اتفاقاً ایک گنجا جس کا سر بیچ بجا یا ہوا اور بارش کی وجہ
سے کچھ رطوبت بہ رہی ہے' پانچ چار کھرنڈ کھجانے سے اکھڑ کر لال لال
گوشت چندیا کا نکل آیا ہے اور خون بہہ رہا ہے' اوپر زخموں کے مکھیاں
محال کی طرح سے سر پر لپٹی ہوئی بھنبھنا رہی ہیں جب یہ ہاتھ سے اڑاتا
ہے تو سر کے گرد چکر اکر پھر آ بیٹھتی ہیں' یہ بیچارا ٹوپی اتارے اپنا گنج کھجا رہا
تھا کہ خلیل خاں کا منہ اس کے گنج پر پڑا اور کچھ کھرنڈ اس صدمہ سے اکھڑ کر
خلیل خاں کے منہ اور کلوں پر لگ گئے اور ایک کھرنڈ ان کی باچھ پر چپکا
انھوں نے جو زبان سے کھرنڈ کو ٹٹولا تو وہ کھرنڈ ضعیفی کی لیسدار رطوبت
سے اور کچھ پیپ کی وجہ سے زبان پر چپکا خلیل خاں نے چاہا کہ تھتکار
دیں یہ خیال کر کے جو زبان منہ کے اندر کی کھرنڈ منہ میں' جس کا سلونا
سلونا مزہ جیسے کھچڑی کی جلی ہوئی کھرچن کا ہوتا ہے جس سے تمام منہ سلونا
ہوگیا تو ان بیچارے نے کھرنڈ کو ہاتھ سے نکالا اور غصہ میں آکر چٹکی میں خوب
رگڑ کر ملا اور جھٹکے سے پھینکا تو ایک صاحب کسی سے بات کرتے تھے ان کے
دانت پر جا چپکا' اب لوگوں نے خلیل خاں کو اٹھایا' لیکن دونو دانت اس صدمہ
سے حلق کی طرف جھک گئے۔ اب دونوں طرف سے اور براتیوں نے ان کے
بازو پکڑے اور زنانی ڈیوڑھی تک لائے اور پردے کے اندر داخل کیا' اندر
زنانے میں خلیل خاں کی بہن ان کی منتظر دروازہ کے قریب کھڑی تھیں' سر
پر بنجاری ابرے کی دو سیر روئی کی رضائی تھی۔ اسی کا آنچل ان کے سر پر
ڈالا اور ایک محلہ کی جولاہی جو مبارکباد کے رقعہ کے ساتھ آئی تھی اس کے

www.taemeernews.com

سر پر میلی رضائی سیر بھر روئی کی تھی' جس کا موٹا گاڑھا اور اس پر لال بنکیاں کالا حاشیہ تھا اس نے بھی حق ہمسایہ ماں کا جایا سمجھ کر پلہ کیا آدھی سے زیادہ رضائی ڈالدی اب تو وہ نقشہ ہو گیا "مرتے کو ماریں شاہ مدار" خلیل خاں بوجھ سے اور بھی جھک گئے۔ لکڑی کا سرا سر سے اونچا ہو گیا اور دونوں رضائیوں کے پلے لکڑی کے سرے پر آگئے۔ اب خلیل خاں کا ادھر تو بوجھ سے برا حال۔ ہوا بند سانس رکنے لگا اور اس پر طرہ یہ کہ جلاہی کی رضائی پر رات ہی کو چھچھوندر پھر گئی ہے' اس وقت عجب لطف نظر آیا۔ ادھر تو رعشہ سے ہاتھ کانپ رہا تھا جس کی وجہ سے لکڑی بھی اور ادہر سر کی حرکت دائیں بائیں اور لکڑی کی حرکت آگے پیچھے' ادہر خلیل خاں کے چوتڑ سر کے جو قدم بڑھانے میں اونچے نیچے ہو رہے تھے مہمان عورتوں نے جو یہ شان دولہا کی دیکھی ہنستے ہنستے سب کے پیٹ میں بل پڑ گئے۔ خلیل خاں نے جو ہنسی کی آواز سُنی تو اپنی بہن سے پوچھا یہ عورتیں کیوں ہنستی ہیں۔ انھوں نے کہا اے چھچھوری لڑکیاں ہیں۔ خلیل خاں بولے انھیں منع کرو' اور یہ بتاؤ وہ جگہ جہاں ہم جا کر بیٹھیں گے کتنی دور ہے۔ کیونکہ منھ ڈھکا ہوا ہے اس پر رضائیاں خلیل خاں اپنی بہن کے اشارے پر چلے جاتے ہیں۔ جب صحن چبوترہ سے گذر کر دالان کے صدر میں آئے جہاں پردے کے پیچھے دولہن تھی خلیل خاں کی بہن نے ان کو بیٹھنے کا اشارہ کیا یہ بیٹھتے تھے کہ گھوڑا پچھاڑ نے خاصدان کا ڈھکنا ان کے چوتڑوں کے نیچے رکھدیا۔ خلیل خاں جو بے فکری سے بیٹھے تو ڈھکنے کا ٹنڈنا ان کے چوتڑوں میں گھس گیا یہ ہائے کہہ کر کروٹ کے بل ہو گئے۔ ایک عورت نے ان کے چوتڑوں میں سے ڈھکنا نکالا اور کہا ہے ہے' یہ ڈھکنا کس کمبخت نے رکھدیا کہ دولہا کی بُری جگہ گھس گیا۔ گھوڑا پچھاڑ بولی واہ جی واہ کمبخت کیوں کہتی ہو دولہا کوئی کانڑا اندھا تھا جو ٹھور دیکھے نہ ٹھکانا

www.taemeernews.com

چوتڑ دے مارے اور پھسکڑا مار کر بیٹھ گیا۔ کیا! ماں کا گھر سمجھا تھا، غرض ایک ڈومنی پردے کے پاس آکر بیٹھی اور دولہن کے دونوں ہاتھ باہر نکال کر اُن میں نہایت پرانی شکر جو تلخ ہو گئی تھی اور کالے تل رکھ کر خلیل خاں سے کہا کہ لو منھ جھکاؤ دولہا، اور ادھر ڈومنیوں نے گانا شروع کیا۔

کھانڈ چاٹ لے بنے کھانڈ
اے جوں جوں بنا کھانڈ چاٹے دوں دوں بنی پوت جنے
کھانڈ چاٹ لے بنے کھانڈ

خلیل خاں نے منھ جھکا کر کھانڈ چاٹی، ڈومنی نے جو دولہن کے ہاتھ کو جھٹکا دیا تو کالے تل اور شکر جو ان کی رال سے تر ہو گئی تھی، وہ تمام داڑھی اور کلّوں، ناک کے مستے اور پلکوں پر لپٹ گئی۔ خلیل خاں نے منہ داڑھی اور پلکوں کو رومال سے پونچھا، اب دولہن کو تو اندر کوٹھڑی میں لے گئے۔ اور خلیل خاں نے زنانی محفل پر نظر ڈالی تو اس وقت کا سماں، وہ آدھی رات جس کی شام کو مہاوٹ کا مینہ برسا ہے، بادل پھٹ کر آسمان صاف صاف دھلا نکل آیا ہے، اور بادل کے ٹکڑے چاند کے قریب آہستہ آہستہ حرکت کر رہے ہیں اور کہیں کہیں سے جو بادل پھٹ گیا ہے تو تارے جھلملاتے ہوئے نظر آ رہے ہیں، یہاں صحن میں مکان کے چمن اور اس کے بیچ میں سنگ مرمر کا حوض جس کے چاروں طرف نہریں جن کی لب گرداں سے پانی چھلک رہا ہے، اور روش اور پٹڑیاں جن کے اوپر فوارّوں اور ہزاروں کی ہلکی ہلکی پھوار۔ ان میں چاند کا عکس اور قریب کے درختوں کے سایہ نظر آتے ہیں، چھوٹے چھوٹے پودوں میں پھول کھلے، پانی جو بارش کا کیاریوں میں بھر گیا ہے۔ اس میں دالانوں کی روشنی کا عکس اور درختوں کے سایہ آہستہ آہستہ حرکت کرتے عجیب لطف پیدا کر رہے ہیں، آسمان سے زمین تک نور، نہروں اور پٹڑیوں کا پانی درو

www.taemeernews.com

دیوار سفید، جگہ جگہ دیواروں میں گلاس اور کنول روشن، غرض زمین نور کی آسمان نور کا، اور دالانوں سہ دریوں اور کمانچوں صحن چبوترہ، شہ نشین وہ ہاشموں میں مہمانوں کا ہجوم شادی کی دھوم دھام، پاندانوں کے کھلنے اور بند ہونے کے کھٹاکے۔ چوڑیوں اور پازیب اور جھانجھنوں کی جھنکاریں، وہ اُن کے بناؤ۔ شعر

مہمانوں کا وہ بناؤ سنگار
عالم حُسن کی وہ ان کے بہار
غرق سب موتیوں کے زیور میں
غوطہ زن بحرِ آب گوہر میں
چوٹی گندھواتی تھی کہیں کوئی
مسّی ملتی تھی ناز سے کوئی
بند محرم کے کوئی کسواتی
کوئی جوڑے کو اپنے بسواتی
کوئی کہتی کہ روشنی لاؤ
کوئی کہتی کہ پالکی منگواؤ
کوئی کہتی کہ بھلا بی آتے ہیں
کوئی کہتی کہ پان کھاتے ہیں
کوئی کہتی کہ سمدھنوں آؤ
رتھ کھڑے ہیں سوار ہو جاؤ
کوئی لونڈی پر اپنی جھنجھلاتی
کہ نگوڑی یہاں نہیں آتی

www.taemeernews.com

کوئی کہتی کہاں گئی سنبل
کوئی کہتی کہ نوج ایسا غُل
بالاخانہ سے کوئی مہ جبیں
کہتی تھی کیا ہوا چلو گی نہیں
تم تو بے فکر سی کھڑی ہو یہیں
اچھی چلنا بھی ہے کہیں کہ نہیں
کوئی بولی اری جہاں آرا
خالہ اماں کو جا کے جلدی لا
چُھلیں آپس کی وہ شباب کے دن
کوئی ان میں جوان کوئی کمسن
چپلا پن طبیعتوں میں بھرا
باغِ حسن و جمال سب کا ہرا
دلمیں ایک ایک کے حسرتوں کا ہجوم
ایک عالم میں انکے حسن کی دھوم

دالانوں میں قالین ایرانی کا فرش، اور روشنی کا سامان۔ جھاڑ فرشی، بلوری، سقفی، ہانڈی، ہنڈے، قندیل، دیوارگیری، محرابی، سردیواری، گلاس۔ قمقمہ، شفق چادر، فانوس، مردنگ، لالہ، کنول، سروچراغاں۔ یکہ۔ حباب۔ گلابیاں، مع شمعہائے مومی و کافوری روشن۔
مبارک سلامت کا غل اس عرصہ میں ریت کا پاجامہ آیا اور کمربند ڈومنی نے ڈالا اور خلیل خاں نے انگلی سے کمربند کھینچا، پاجامہ اندر گیا۔ دولہن کو نہایا۔ اب غل ہوا دولہن کو لاؤ۔ چنانچہ دلہن کو گود میں لے کر ایک عورت نے

www.taemeernews.com

خلیل خاں کے پاس بٹھایا، دولہن کچھ تو قدرتی جھکی ہوئی تھی ہی کچھ شرم کے بوجھ سے اور بھی جھک گئی، ادھر تو دولہن کا سر رعشہ سے اقراری ہلتا ہوا یعنی ہاں ہاں اور اُدھر دولہا کا سر دائیں بائیں ہلتا ہوا نہیں نہیں، اس وقت کا لطف کچھ وہی نگاہیں لے سکیں جو شریک تھیں، یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو طوطے کے چھوٹے چھوٹے بچے بھوکے آمنے سامنے بیٹھے ایک ایک سے دانہ مانگ رہے ہیں۔ دونوں سہروں کی لڑیاں لگاتار حرکت سے فرش پر لوٹ رہی ہیں۔ مہمانوں کی یہ حالت ہے کہ ایک ایک ہنسی کے مارے پیٹ پکڑ پکڑ کر فرش پر بچھی جاتی ہے۔ اب ڈومنیوں نے غزل شروع کی۔

جب او کھلی ہیں سر دیا اقرار کیا انکار کیا
جب آ پھنسے تب آ پھنسے اقرار کیا انکار کیا

اب ایک ڈومنی نے ایک ڈلی مصری کی لیکر دولہن کے داہنے شانے پر رکھی اور خلیل خاں سے کہا لو ڈلی کھاؤ۔ خلیل خاں نے جو منہ سے مصری کی ڈلی اٹھانی چاہی تو دانت نہ ہونے کی وجہ سے رال نہ رُکی اور تمام شانہ دولہن کا تر ہو گیا۔ لیکن دانت کس کے لائیں جو چبائیں، ہر چند پلپلایا لیکن ڈلی کب گھلتی تھی، ڈومنی نے دوسری ڈلی دوسرے شانہ پر رکھ کر کہا لو میاں کھاؤ خلیل خاں نے اشارہ کیا کہ ذرا ٹھہر جاؤ۔ ڈومنی بولی کیا میاں دانت نہیں جو ڈلی چبائی نہ گئی، گھوڑا پچھاڑنے کہا دولہا نگوڑا اتنا ننھا سا ہے کہ ابھی دودھ کے دانت بھی نہیں نکلے۔ بیوی اللہ رکھو ٹھیلیاں رکھ رہا ہے، ابھی بیہوشی کا زمانہ ہے آخر بچہ تو ہے ہی، مردانہ میں بیٹھے بیٹھے موت دیا۔ یہ ان کی بہن ساتھ ہیں، ان کو مناسب تھا کہ پاؤں پر بٹھا کر سسکار لیتیں، ہاتھ کا اشارہ کر کے کہا دیکھو ساری میانی تر ہے ڈومنی جو پاس بیٹھی تھی، اس نے پھیلی ہوئی ٹانگ کو اتنا اونچا کیا کہ اُدھڑی ہوئی کیلی میانی اور جھریائے ہوئے

www.taemeernews.com

چوتڑ سب نے دیکھے، ایک بولی بچپن کی وجہ سے اللہ رکھو میاں ابھی نہیں لگائی جاتی، دوسری بولی کہ لاؤ دولہا کا پاجامہ اتار دو کہ طویلہ کے الاؤ پر سوکھ جائے، نگوڑے کے چوتڑ سیل سے سب بھکڑی بیر بن گئے۔ یہاں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ خلیل خاں نے اس ڈلی کو منھ میں رکھ کر چاہا کہ دوسری ڈلی کو اٹھالوں، لیکن پہلی ڈلی رال میں لپٹی ہوئی دلہن کے آگے گر پڑی، غرض اسی طرح سات ڈلیاں اُگل اُگل کر کھائیں اب سہاگ پڑا اور سل بٹا آیا۔ سرمہ پیسنے کو سہاگ پڑے سے ڈومنی نے مصالحہ نکال کر دیا۔ دولہا نے پیسا پہلے دولہن کی مانگ میں لگایا، دولہن کو رعشہ اور دولہا کا ہاتھ کانپتا ہوا بجائے مانگ کی دولہن کی آنکھ میں انگلی لگی۔ لیکن دولہن کی آنکھ اتنی دھنسی ہوئی ہے کہ انگلی آنکھ کے ڈھیلے تک نہ پہنچی، اب سات سہاگنوں کو بلایا، دولہا نے سب کی مانگ میں سرمہ لگایا، کئی کنواری لڑکیوں کی چوٹیاں کھولیں اب آرسی مصحف کا وقت آیا تو ان کے جہیز کا پلنگ تھا ہی نہیں اس وجہ سے الف خاں صاحب کے پلنگ پر تجویز ہوئی کہ اس پلنگ پر دولہن کو آرسی مصحف کے واسطے لے آؤ۔ اور دولہا سے کہا کہ تو دولہن کو گود میں اٹھا کر پلنگ پر لے چلو، خلیل خاں نے کہا کہ میری کمر میں درد ہے اس وجہ سے سیدھا نہیں ہوا جاتا اس وجہ سے میری چدھی یعنی کمر پر بٹھا دو، غرض خلیل خاں کی پشت پر دولہن کو سوار کرایا خلیل خاں نے دونو ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھ لئے اور لنگ کرتے چلے، عورتیں دولہن کو پکڑے ہوئے ساتھ ساتھ ہوئیں، کہ گھوڑا پچھاڑ نے خلیل خاں کے پیچھے آکر جیسے بیل ہانکنے والے بیلوں کی دم کے نیچے رانوں میں ہاتھ ڈالدیتے ہیں، خلیل خاں کی رانوں میں ہاتھ ڈال کر ملا اور ٹھٹکا دے دی خلیل خاں اس کے صدمے سے آہ کر کے سیدھے ہوئے تو دولہن پیٹھ پر سے ایک کھلی ہوئی پٹاری پر گری، ہائے ہائے کہہ کر لوٹ گئی۔ ایک عورت نے

www.taemeernews.com

گھوڑا پچھاڑ سے کہا واہ بوا خوب یہ تم نے کیا گدھا سمجھا۔ گھوڑا پچھاڑ بولی بنّو
کیا کیا جائے نگوڑا گاؤدی چلتا ہی نہیں خلیل خاں نے ایک ہاتھ تو دولہن
پر رکھ لیا اور بگڑ کر بولے واہ واہ یہ کیسی ہنسی، ایک عورت نے تڑخ کر
جواب دیا کہ دولہا میاں یہ تمہارا ناحق کا بگڑنا ہے آج کل کی چھوکریاں
ایسی ہی چنچل ہوتی ہیں اور سالیوں کے چھیڑنے پر بگڑو گے تو تم کو پور پور پر
نچائیں گی، دوسری نے کہا اے اوئی اتنی سی بات پہ بگڑنا ہی کیا تھا گھوڑا
پچھاڑ نے کہا یہ اوپر تلے کے ہیں ایسا ہی ہوتا ہے دولہا میاں پیرنا بالغ ہیں
یہ کیا جانیں انھوں نے شادیاں کی ہیں۔ ان کا بیاہ نہیں ہوا، اس میں تو
یہ اُلو کا اُلو ہے آخر بہزار خرابی دولہا دولہن کو روبرو بٹھا کر رضائی دونوں
پر ڈالدی کہ بالکل اندھیرا ہو گیا اور آئینہ اور قرآن شریف بیچ میں رکھا گیا۔ دولہا
نے گھونگھٹ اٹھایا ڈومنی نے سر سے سر لایا۔ خلیل خاں نے ایک آنکھ سے
ہر چند دیکھا کہ دولہن کی صورت دکھائی دے، لیکن اندھیرے کی وجہ سے کچھ
نہ دیکھ سکے۔ گھوڑا پچھاڑ نے دولہا کے سر کو رضائی سے ڈھنکے ہوئے اور
ہلتے ہوئے دیکھ کر ایک چپت ایسا رسید کیا کہ دولہا دولہن میں معقول ٹکر
ہوئی۔ خلیل خاں نے جھنجھلا کر کہا کہ یہ مار پیٹ کیسی میرے تو خیر، لیکن ان کے
چوٹ لگی۔ گھوڑا پچھاڑ بولی اے مردوئے عورتوں کی دھول سے چیں چیں کرتا
ہے، آگے تجھ سے کیا ہوگا۔ ان کی تو بڑی مامتا ہو گئی، ذرا سی دیر میں سہے
ہے ہماری بچی تو ڈوب گئی، اب ڈومنی نے دونوں کے سر سے رضائی اتاری
اور دولہا سے کہا میاں تمہاری ساس سامنے کھڑی ہیں ان کو سلام کرو۔
الف خاں کی مصنوعی بیوی نے کہا کہ میاں تمہاری دولہن سے میرے گھر کے
بڑے کام وابستہ تھے، ہمارے گھر کا کونہ خالی ہو گیا۔ اب تم کو اختیار ہے
لیکن ایک پیسہ سلامی کا نہ دیا اب خلیل خاں نے اپنی بہن کو بلا کر چپکے سے

کہا کہ بھگو کہار سے پوچھو کہ دولہا دولہن کا بوجھ پالکی اٹھائے گی یا نہیں ورنہ اور کچھ بندوبست کریں۔ خلیل خاں کی بہن نے چنو سے کہا چنو نے بھگو سے دریافت کیا۔ بھگو بولا کہ جناب اس پالکی میں تو ہمیں صرف دولہا کے لیجانے میں بھی تکلّف ہے نہ کہ دولہن' یہ خبر خلیل خاں کو ان کی بہن نے جا کر سنائی خلیل خاں نے کہا چنو سے کہو کہ ایک پالکی کا اور بندوبست کرے چنانچہ پالکی آئی اور خلیل خاں نے دولہن کو پیٹھ پر بٹھایا' پالکی میں سوار کیا اور دونوں پالکیاں آگے پیچھے روانہ ہوئیں' خلیل خاں کو خیال آیا کہ میں لونڈیاں سنڈیاں کھانے والی ساتھ ہوں گی' اس وجہ سے سر باہر نکال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ سڑک پر سناٹا ہے' سوائے چار خدمتگاروں کے اور ایک جمعدار اور دونوں پالکیوں کے آٹھ کہاران کے سوا کوئی نہیں' یہ دیکھ کر خلیل خاں بہت خوش ہوئے' اور دل میں کہا کہ اب اگر لونڈیاں آئیں گی تو میں ایک کو بھی گھر میں گھسنے نہ دوں گا۔ غرض اس عرصے میں گھر آیا' باہر سواری ٹھہری اور خلیل خاں نے کہا کہ پہلے اندر جاکر روشنی کرنا اندھیرا ہے۔ رمجو نے اندر جاکر روشنی کی۔ خلیل خاں اندر آئے اور یہاں گھوڑا پچھاڑ نے خلیل خاں کے مزے لینے کا ارادہ پہلے ہی سے کرلیا ہے اور جب اس ارادہ کا خیال کرتی ہے تو خود ہی ہنسی کے مارے لوٹ جاتی ہے۔ اور دل ہی دل میں کہتی ہے کہ جس وقت الف خاں کے روبرو خلیل خاں شکایت کریں گے' ہنستے ہنستے لوٹ جائیں گے اور وہی کیا جو سُنے گا ہنسی کے مارے بے تاب ہو جائے گا۔

ختم شد